www.KitaboSunnat.com

گیارھواں باب

امیر معاویہ رضؓ کی وصیت

(۱)

یزید کی ولی عہدی کے سلسلہ میں عبداللہ بن زبیر رضؓ نے جو کردار ادا کیا اور جس طرح امیر معاویہ رضؓ کے ساتھ بیباکانہ گفتگو کی، وہ امیر معاویہ رضؓ کو چونکا دینے کے لئے کافی تھا۔ اُن کے دل میں ابنِ زبیر رضؓ کی طرف سے کھٹک پیدا ہو گئی اور ابنِ زبیر رضؓ کی جسارت کو وہ "تا دمِ مرگ" نہ بھولے۔

یزید کی ولی عہدی کے ہنگامہ سے پہلے امیر معاویہ رضؓ اور ابنِ زبیر رضؓ کے تعلقات خوشگوار تھے۔ مؤرخ ابنِ طقطقی[1] کا بیان ہے کہ اشرافِ قریش میں عبداللہ بن عمر رضؓ، عبداللہ بن عباس رضؓ، عبداللہ بن زبیر رضؓ، عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضؓ وغیرہ اور آلِ ابی طالب کے کئی افراد وقتاً فوقتاً دمشق جاتے تھے۔ امیر معاویہ رضؓ اُن کی بے حد تعظیم و تکریم کرتے اور اُن کی تمام ضروریات پوری کرنے کی سعی کرتے

---

[1] محمد بن علی بن طباطبا مشہور شیعی مؤرخ۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیکن ان لوگوں نے کبھی امیر معاویہ رضؓ کی خوشامد یا تعریف و توصیف نہیں کی بلکہ نہایت سخت لہجہ میں اُن سے گفت گو کرتے۔ امیر معاویہ رضؓ ان گفتگوؤں کو ٹال جاتے یا مذاق میں اڑا دیتے۔ جب وہ دمشق سے چلنے لگتے تو انھیں قیمتی تحائف اور گراں قدر رقومات دیتے۔"

دوسرے مؤرخین کا بیان ہے کہ امیر معاویہ رضؓ نے اکثر صحابہ رضؓ اور اشرافِ قریش کے مُستقل و غیر مُستقل وظائف مقرر کر رکھے تھے۔ ان وظائف کے علاوہ بھی وہ وقتاً فوقتاً ان کی خدمت میں ہدایا بھیجتے رہتے تھے۔

عبداللہ بن زبیر رضؓ بھی انھی لوگوں میں شامل تھے لیکن جس دن انھوں نے یزید کی ولی عہدی کی شدید مخالفت کا آغاز کیا، امیر معاویہ رضؓ سے اُن کے تعلقات کی نوعیت بدل گئی۔ امیر معاویہ رضؓ انھیں اپنا دشمن سمجھنے لگے۔ یزید کی بیعت سے انکار کرنے والے دُوسرے بزرگوں کی اہمیت بھی اپنی جگہ مسلّم تھی۔ لیکن امیر معاویہ رضؓ ایک عظیم مدبّر تھے اور ان کی نگاہِ مَردم شناس بیحد باریک بین تھی۔ ان سارے بزرگوں کے اوصاف کا اندازہ کرکے انھوں نے محسُوس کیا کہ جس شخص کی بے پناہ ذہانت، جراٴت اور شجاعت یزید اور بنی امیّہ کے لئے سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتی ہے وہ حوارّیٔ رسُول ؐ کا عابد و زاہد فرزند عبداللہ رضؓ ہے۔

(۲)

۶۰ سنہ ہجری میں امیر معاویہ رضؓ مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ دمِ مرگ اُن کے پاس یزید موجود تھا یا نہیں، اس کے متعلّق مؤرّخین میں اختلاف ہے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک گروہ کی رائے ہے کہ یزید شکار کے لئے دمشق سے باہر گیا ہُوا تھا۔ امیر معاویہ رضؓ کو جب جانبری کی کوئی اُمید نہ رہی تو انھوں نے یزید کو بُلا بھیجا اور اسے خود ضروری وصیت کی۔ دوسرے گروہ کا بیان ہے کہ یزید امیر معاویہ رضؓ کی وفات کے بعد دمشق سے باہر تھا۔ امیر معاویہ رضؓ نے ضحاک بن قیس اور مسلم بن عقبہ مری کو ہدایت کی کہ اُن کی وفات کے بعد یہ وصیت یزید کو پہنچا دیں۔ وصیت حسبِ ذیل ہے:

• جانِ پدر میرے بعد کتاب اللہ اور سُنّت رسُول اللہ کی پیروی کرنا۔ صدیقِ اکبر رضؓ کا لائحۂ عمل بھی سامنے رکھنا کہ مرتدوں کے خلاف انھوں نے جہاد کیا اور جب فوت ہُوئے تو اُمّت مُسلمہ اُن سے خوش تھی۔

سیرتِ عمر رضؓ پر عمل کرنا کہ انھوں نے شہر آباد کئے۔ فوج کو مضبُوط بنایا اور اس میں مالِ غنیمت کھلے دل سے تقسیم کیا۔

عثمان غنی رضؓ کی تقلید کرنا کہ انھوں نے سخاوت کی اور عامۃ المُسلمین کو فائدہ پہنچایا۔

اس بات پر نازاں نہ ہونا کہ مَیں نے تمھیں ولی عہد بنایا ہے اور جمہور سے تمھاری اطاعت کا عہد لیا ہے۔ تمھارا فرض ہے کہ اہلِ حجاز کیساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آؤ۔ اہلِ عراق متلوّن مزاج ہیں اُن کے نت نئے مطالبات پُورے کرنے کی سعی کرنا کہ اُن کی حمایت ایک لاکھ تلواروں کو نیام میں رکھنے کے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مترادف ہوگی۔

اہلِ شام پر بھروسا کرنا کہ وہ ہر حال میں تیرے بہی خواہ رہیں گے۔

خلافت کے معاملے میں چار قریشیوں سے تجھے مخالفت کا خطرہ رہے گا۔ حسین بن علی رضؓ۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضؓ۔ عبداللہ بن زبیر رضؓ اور عبداللہ بن عمر رضؓ۔ حسین رضؓ کو ایک نہ ایک دن اہلِ عراق ضرور تمھارے مقابلہ پر لائیں گے۔ جب تم ان پر قابو پالو تو درگزر سے کام لینا۔ وہ ہمارے قرابت دار ہیں۔ رسولِ اکرمؐ کے نواسے ہیں اور ان کا ہم پر بڑا حق ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضؓ میں ذاتی حوصلہ نہیں ہے اور وہ آرام پسند ہیں۔ وہ دوسرے لوگوں کی تقلید کریں گے۔

عبداللہ بن عمر رضؓ خلافت کے جھمیلوں میں پڑنا پسند نہیں کریں گے۔ انھیں اپنی عبادت سے کام ہے۔ جب دوسرے لوگ تمھاری بیعت کرلیں گے تو مجھے یقین ہے کہ وہ بھی اس معاملہ میں جمہور کا ساتھ دیں گے۔ البتہ جس شخص سے تمھیں حقیقی خطرہ ہے وہ عبداللہ بن زبیر رضؓ ہے۔ یہ شخص لومڑی کی چال چل کر شیر کی طرح تم پر حملہ آور ہوگا۔ اس پر قابو پاؤ تو کبھی زندہ نہ چھوڑنا اور اس کی تکابوٹی کر ڈالنا۔ ہاں اگر وہ صُلح کرلے تو قوم کو خون ریزی سے بچانے کے لئے تم بھی صُلح سے انکار نہ کرنا۔“

marfat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس وصیت کے بعد یکم رجب ۶۰ھ ہجری (مطابق ۷ ار اپریل ۶۸۰ء)
کو امیر معاویہ رضؓ نے وفات پائی۔

امیر معاویہ رضؓ کی وصیت میں دو باتیں قابلِ تحقیق ہیں۔ ایک عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضؓ کا ذکر اور دوسرے عبداللہ بن زبیر رضؓ کے متعلق امیر معاویہ رضؓ کے اصل الفاظ۔
مندرجہ بالا وصیت طبری۔ الفخری۔ ابنِ اثیر وغیرہ کے بیانات کا خلاصہ ہے۔

"مُستدرک حاکم" کی روایت کے مطابق حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضؓ امیر معاویہ رضؓ کی زندگی ہی میں وفات پا چکے تھے۔ اس وقت اُن کی ہمشیرہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ (متوفی ۵۸ھ) زندہ تھیں۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضؓ مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر ایک جگہ "حبشی" میں گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ ایک دن اچانک داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ حضرت عائشہ صِدّیقہ رضؓ کو اُن کے انتقال کی خبر سُن کر بے حد صدمہ ہُوا۔

کچھ دن بعد حج کے لئے مکہ معظمہ گئیں تو بھائی — لش اور بے اختیار رونے لگیں۔ اس وقت مُتمّم کے مشہور مرثیہ کے یہ اشعار اُن کی زبان پر جاری ہو گئے ؎

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا

ترجمہ: ایک مُدت تک ہم دونوں جذیمہ (بادشاہ) کے ندیموں کی طرح ساتھ رہے یہاں تک کہ لوگوں نے کہا اب یہ جُدا نہ ہوں گے۔

پھر ہم دونوں جُدا ہو گئے تو دونوں نے گویا ایک رات بھی اکٹھے بسر نہیں کی تھی

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر مستدرک کی روایت صحیح تسلیم کر لی جائے تو امیر معاویہ رضؓ کی وصیت میں عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضؓ کا نام نہیں ہونا چاہیئے اگر صاحبِ مستدرک کو اس معاملہ میں تسامح ہُوا ہے تو بھی اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضؓ نے امیر معاویہ رضؓ کے بعد جلد ہی وفات پائی کیونکہ بعد کے واقعات میں اُن کا نام یکسر نہیں آتا۔[1]

عبداللہ بن زبیر رضؓ کے متعلق امیر معاویہ رضؓ نے جو کچھ کہا تھا اس پر تقریباً سبھی مؤرخین کا اتفاق ہے۔ البتہ تذکرۃ الکرام کی روایت کے مطابق امیر معاویہ رضؓ کے الفاظ یہ تھے: "عبداللہ بن زبیر رضؓ میں لومڑی کا مکر اور شیر کی شجاعت ہے۔ اگر وہ تمھارے خلاف ہوں تو اُن سے بہادری سے لڑو۔ اگر وہ صلح چاہیں تو قبول کر لو اور ہمسایہ کے خون سے بچو۔ اگر تمھارے قبضہ میں آجاویں تو اُن کو ہلاک نہ کرو۔"

معلوم نہیں تذکرۃ الکرام کی روایت کا ماخذ کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کتابت کی غلطی سے "کرو" کے بجائے "نہ کرو" لکھا گیا ہو۔ بہر حال امیر معاویہ رضؓ کی وصیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عرب کے اس مدبرِ اعظم کی نظر میں یزید کے سب سے خطرناک دشمن عبداللہ بن زبیر رضؓ ہی تھے۔

---

[1] ابنِ اثیر نے بھی لکھا ہے کہ بعض روایات کی رُو سے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضؓ نے ۵۳ ہجری میں وفات پائی لیکن حافظ ابنِ کثیر رحؒ نے البدایہ والنہایہ میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن رضؓ کا انتقال ۵۸ ہجری میں ہُوا۔ اُن کے بیان کی تصدیق کتنی دوسرے مؤرخین نے بھی کی ہے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بارھواں باب

یزید سے کشمکش کا آغاز

(۱)

۶۰ھ ہجری میں امیر معاویہ رضی کی وفات کے بعد یزید تختِ حکومت پر متمکن ہوا۔ شام کے لوگوں نے فوراً اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ حجاز کے اکثر لوگوں سے امیر معاویہ رضی نے اپنی زندگی ہی میں یزید کی بیعت لے لی تھی لیکن جن لوگوں نے بیعت نہیں کی تھی ان میں امام حسین رضی اور عبداللہ بن زبیر رضی دو ایسی اہم اور صاحبِ اثر شخصیتیں تھیں کہ یزید کے لیے انہیں نظر انداز کرنا ممکن نہیں تھا۔

یہ دونوں بزرگ اُن دِنوں مدینہ میں مقیم تھے۔ یزید نے مدینہ کے اموی حاکم ولید بن عتبہ کو حکم بھیجا کہ "تمام لوگوں سے میری بیعت لو۔ عبداللہ بن زبیر رضی اور حسین بن علی رضی سے ہر صورت میں بیعت لینا لازم ہے۔ اگر وہ شدت سے انکار کریں تو تم بھی شدت اختیار کرو تاآنکہ وہ میری بیعت پر رضامند ہوجائیں"

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲)

حاکمِ مدینہ ولید بن عتبہ ایک نرم خو شخص تھا۔ یزید کا حکم اُسے ملا تو اُس نے مروان بن حکم کو، جو اُن دِنوں مدینہ ہی میں موجود تھا، طلب کیا اور اُس سے اس مہم کے سر کرنے کے لئے مشورہ مانگا۔ اُس گرگِ باراں دیدہ نے رائے دی کہ حسین بن علی رضؓ اور عبداللہ بن زبیر رضؓ کو اِسی وقت طلب کر کے بیعت کا مطالبہ کرو۔ اگر وہ انکار کریں تو بلا تامّل ان کو قتل کر دو۔ بیعت سے انکار کے بعد قصرِ امارت سے اُن کا زندہ بچ کر جانا ایک بہت بڑے فتنے کا پیش خیمہ بن جائے گا۔ ابھی امیر معاویہ رضؓ کی وفات کی خبر اہلِ حجاز کے کانوں تک نہیں پہنچی، مصلحت کا تقاضا یہی ہے کہ لوگوں میں یہ خبر پھیلنے سے پہلے ان دونوں سے یزید کی بیعت لے لی جائے۔ بصورتِ انکار دونوں کو قتل کر دیا جائے۔ امیر معاویہ رضؓ کی وفات اور ان دونوں کے قتل کی خبر بیک وقت لوگوں میں پھیلے گی تو کسی کو یزید کی بیعت سے انکار کی جُرأت نہ ہو گی۔

ولید کو مروان کا مشورہ پسند نہ آیا۔ تاہم اُس نے امام حسین رضؓ اور ابنِ زبیر رضؓ دونوں کو بُلا بھیجا۔ دونوں بزرگ اس بے وقت کی طلبی کا مطلب سمجھ گئے۔ امام حسین رضؓ نے اپنے چند ہوا خواہ ساتھ لئے اور انھیں سمجھا دیا کہ تم قصرِ امارت کے باہر ٹھہرنا۔ میں اندر جا کر ولید سے گفتگو کر دوں گا۔ اگر کسی قسم کا شور و غل سُنو تو فوراً اندر چلے آنا۔[1] چنانچہ امام حسین رضؓ کے ساتھی قصرِ امارت

---

[1] ایک دُوسری روایت کے مطابق محبانِ حسین رضؓ خود ہی مسلح ہو کر قصرِ امارت کے باہر جا پہنچے تھے کیونکہ انھیں جناب امام حسینؓ کی جان کا خطرہ تھا (باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے باہر بیٹھ گئے اور حضرت حسین رضؓ ولید سے گفتگو کرنے اندر تشریف لے گئے۔
ولید نے سب سے پہلے امیر معاویہ رضؓ کی وفات کی خبر سُنائی۔ حضرت امام حسین رضؓ نے اِناللہ پڑھی اور مناسب الفاظ میں اظہارِ افسوس کیا۔ ولید نے اب اُن سے یزید کی بیعت کا مطالبہ کیا۔

امام حسین رضؓ نے جواب دیا کہ "مَیں اس معاملہ پر غور کرکے فیصلہ کرُوں گا۔ اس طرح چھُپ کر بیعت کرنا میرے ضمیر کے خلاف ہے۔ اس مقصد کے لئے آپ عام لوگوں کو جمع کیجئے۔ مَیں بھی ان کے ساتھ آجاؤں گا۔ پھر جو فیصلہ ہوگا، دیکھا جائے گا۔"

ولید نہ صرف نرم خو بلکہ بُردبار بھی تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر امام حسین رضؓ پر کوئی سختی کی گئی تو مدینہ میں خوُن کی ندیاں بہہ جائیں گی۔ چنانچہ اُس نے امام حسین رضؓ کی بات فوراً مان لی اور اُنھیں رُخصت کر دیا۔

(۳)

عبداللہ بن زبیر رضؓ بے حد دوُر اندیش تھے۔ انھوں نے ولید کو کہلا بھیجا کہ مَیں اس وقت آنے سے معذوُر ہوُں اور کل تک مہلت چاہتا ہوُں۔ ابنِ زبیر رضؓ بھی بے حد اثر و رسُوخ کے مالک تھے۔ ولید خوُب سمجھتا تھا کہ اگر اُس نے مروان کے مشورہ کے مطابق اُن پر سختی کی تو مدینہ میں زبردست خوُن ریزی ہو گی

(فٹ نوٹ پچھلے صفحہ کا بقیہ) — امام حسین رضؓ نے انھیں واپس جانے کے لئے فرمایا لیکن یہ لوگ امام حسین رضؓ کے اندر تشریف لے جانے کے بعد بدستور قصر کے ارد گرد منڈلاتے رہے تاکہ خطرے کے وقت جناب امام رضؓ کی مدد کو پہنچ جائیں۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اُس نے ابنِ زبیر رض کو ایک دن کی مُہلت دے دی۔ رات کو عبداللہ بن زبیر رض نے موقع پاکر اپنے اہل و عیال کو ساتھ لیا اور تیز رفتار گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار ہو کر ایک غیر معروف راستہ سے مکّہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ صُبح کو ابنِ زبیر رض کی ہجرت کی خبر تمام شہر میں مشہور ہو گئی۔

ولید نے فوج کا ایک دستہ ابنِ زبیر رض کے تعاقب میں روانہ کیا۔ یہ دستہ سارا دن اُن کی تلاش میں بھٹکتا پھرا لیکن ابنِ زبیر رض کچّی گولیاں نہیں کھیلے تھے۔ وہ ایسے راستے سے گئے تھے کہ دشمن اُن کی گرد کو بھی نہ پا سکے چنانچہ شام کو یہ دستہ ناکام واپس آ گیا۔ اس رات کو امام حسین رض بھی اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر مکّہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ صبح ہوئی تو مروان نے ولید کو اُکسایا کہ حسین رض کے تعاقب میں بھی فوج روانہ کرو۔ ولید نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ حسین رض جان دینا پسند کریں گے لیکن میرے آدمیوں کے ہاتھ گرفتار نہیں ہوں گے۔ اور خدا کی قسم مجھے یہ پسند نہیں کہ میں رسُولِ اکرم ص کے نواسے کے خوُن سے اپنے ہاتھ رنگوں۔

یزید کو ان واقعات کی خبر ملی تو اُس نے فوراً ولید بن عتبہ کو معزُول کر دیا اور عمرو بن سعید بن عاص کو مدینہ کا حاکم بنا کر بھیج دیا۔

(۴)

عبداللہ بن زبیر رض مکّہ پہنچے تو لوگوں نے اُنھیں ہاتھوں ہاتھ لیا۔ کیونکہ اُن کے زُہد و اتقاء کی وجہ سے ہر شخص اُن کا مداح تھا۔ مکّہ کے کئی ہزار شرفاء اور عوام نے اُن کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ یہ بیعت ابنِ زبیر رض نے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنی خلافت کے لئے نہیں لی بلکہ یزید کو خلیفہ نہ ماننے کے لئے لی۔ یزید نے مکہ پر حارث بن حرہ کو حاکم مقرر کیا تھا۔ وہ ابنِ زبیرؓ کے کام میں مزاحم ہوئے۔ ابنِ زبیرؓ نے انھیں نظر بند کر دیا اور مکہ کا نظم و نسق اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ اس طرح مکہ معظمہ یزید کے تسلّط سے بالکل آزاد ہو گیا۔

ابنِ زبیرؓ کے بعد امام حسینؓ بھی مکہ میں تشریف لے آئے اور اُن کے بعد عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور محمد بن حنفیہؓ بھی مکہ میں آکر مقیم ہو گئے۔ ان بزرگوں نے بوجوہ عبداللہ بن زبیرؓ کی بیعت نہ کی اور نہ ابنِ زبیرؓ نے اُن سے اپنی بیعت کے لئے کہا۔

ابنِ زبیرؓ اپنا زیادہ وقت عبادت میں گزارتے تھے۔ خانۂ کعبہ میں جاکر نہایت خشوع و خضوع سے نمازیں پڑھتے اور دُعائیں مانگتے تھے۔ جب یزید کو مکہ پر ابنِ زبیرؓ کے تسلّط کی خبر ملی تو اُسے سخت غصہ آیا اور اُس نے حاکمِ مدینہ عمرو بن سعید بن العاص کو حکم بھیجا کہ جاکر ابنِ زبیرؓ کو گرفتار کر کے دمشق روانہ کرو۔ عمرو بن سعید نے اس مقصد کے لئے فوراً ایک فوج مکہ روانہ کی۔ مکہ کے شہریوں نے ابنِ زبیرؓ کی قیادت میں نہایت جانبازی سے اس فوج کا مقابلہ کیا اور اسے شکستِ فاش دے کر سپہ سالارِ لشکر کو گرفتار کر لیا۔

یزید نے اب اہلِ مکہ پر پوری قوت سے ضرب لگانے کا ارادہ کر لیا ابھی وہ اس کے لئے تیاری کر رہا تھا کہ یکایک حالات نے کچھ اور صورت اختیار کر لی اور یزید کو اپنی تمام توجہ اس طرف مبذول کرنی پڑی۔ یہ

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حالات سانحۂ کربلا کی تمہید تھے۔

سانحۂ کربلا اگرچہ ہماری کتاب کا موضوع نہیں ہے لیکن عبداللہ بن زبیرؓ کی سیاسی زندگی کا پس منظر سمجھنے کے لئے تاریخِ اسلام کے اس اہم ترین واقعہ کا اجمالی تذکرہ اس کتاب میں نہایت ضروری ہے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیرھواں باب

سانحۂ کربلا

(۱)

امیر معاویہ رضؓ نے امام حسن رضؓ کی خلافت سے دستبرداری کے بعد اپنے بے پناہ سیاسی تدبر سے شام، مصر، عراق اور حجاز تمام اہم صوبوں کو اپنے زیرنگین کر لیا تھا۔ تاہم عراق کے مرکزی شہر کوفہ میں ہزارہا لوگ ایسے تھے جو بدستور حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ کی اولاد کا دم بھرتے تھے۔ اُن لوگوں نے بظاہر امیر معاویہ رضؓ کی اطاعت قبول کر لی تھی لیکن بباطن بنو اُمیّہ کے مخالف تھے۔ چنانچہ وہ امیر معاویہ رضؓ سے پوشیدہ امام حسین رضؓ کو وقتاً فوقتاً خطوط بھیجتے رہتے تھے کہ آپ کوفہ تشریف لائیں تو ہم سب آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔

امیر معاویہ رضؓ کی زندگی میں امام حسین رضؓ نے اہلِ کوفہ کے خطوط پر کوئی توجہ نہ دی۔ ان کی وفات کے بعد جب امام حسین رضؓ مدینہ سے مکّہ تشریف لے آئے تو اہلِ کوفہ نے انھیں بُلانے کے لیے خطوں کا تانتا باندھ

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ امام حسین رضؓ شعبِ ابی طالب میں مقیم تھے۔ یہاں ہر وقت ان کے ہوا خواہوں کا ہجوم رہتا تھا۔ بنو اُمیہؓ کی مخالفت میں اگرچہ عبداللہ بن زبیر رضؓ اور امام حسین رضؓ بالکل متفق تھے۔ تاہم قدرت کو بنو اُمیہ کے خلاف ان دونوں اولوالعزم ہستیوں کا متحدہ محاذ بنانا منظور نہ تھا۔

کوفیوں کے لجاجت بھرے خطوط میں ایسا خلوص اور عقیدت جھلکتی تھی کہ امام حسین رضؓ اُن کی دعوت قبول کرنے پر مجبور ہو گئے۔ تحقیقِ احوال کے لئے انھوں نے اپنے چچازاد بھائی مُسلم بن عقیل رضؓ کو (جو نہایت شجاع اور باہمت آدمی تھے) کوفہ روانہ فرمایا۔ مُسلم رضؓ کوفہ پہنچے تو انھوں نے فی الواقع چالیس اور ساٹھ ہزار کے درمیان کوفیوں کو بیعتِ حسین رضؓ پر آمادہ پایا۔ چنانچہ پہلے ہی دن ہزارہا کوفیوں نے جن میں سلیمانؓ بن صرد۔ ہانی بن عروہ۔ مسیب بن ناجیہ جیسے نامور شرفائے کوفہ بھی شامل تھے، مُسلم رضؓ کے ہاتھ پر امام حسین رضؓ کی بیعت کر لی حاکمِ کوفہ نعمان بن بشیرؓ کو ان واقعات کی اطلاع مل گئی لیکن وہ ایک عابد و زاہد اور امن پسند شخص تھے۔ انھوں نے مُسلم بن عقیل رضؓ اور ان کے ہوا خواہوں سے کوئی تعرض نہ کیا۔ مُسلم بن عقیل رضؓ نے یہاں کے سارے حالات امام حسینؓ کو لکھ بھیجے اور انھیں مشورہ دیا کہ آپ فی الفور کوفہ تشریف لائیں۔ یہاں کے لوگ آپ کی تشریف آوری کا نہایت بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ مُسلم رضؓ کا خط پہنچنے پر امام حسین رضؓ نے کوفہ کے سفر کی تیاری شروع کر دی ؛؛

(۲)

حضرت مسلم بن عقیل رضؓ نے کوفہ کے جو حالات لکھے تھے، چند دن کے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعد وہ پلٹا کھا گئے اور کوفہ کی فضا امام حسین رضؓ اور مسلم بن عقیل رضؓ کے لئے ناساز گار ہو گئی - اہلِ کوفہ نے ایسی شرمناک متلون مزاجی دکھائی کہ شاید ہی تاریخ میں اس کی مثال مل سکے - ہُوا یُوں کہ یزید کے جاسُوسوں اور ہواخواہوں نے کوفہ کے تمام حالات یزید کو لکھ بھیجے اور اسے متنبہ کیا کہ اگر چندے یہی عالم رہا تو حکومتِ بنی اُمیہ کی بنیادیں ہل جائیں گی - یزید نے عبید اللہ بن زیاد والیٔ بصرہ کو فوراً کوفہ پہنچنے کا حکم دیا اور لکھا کہ "مَیں نے بصرہ کے ساتھ کوفہ کی امارت بھی تمھارے سپرد کی، کوفہ میں میرے خلاف جو سازش برپا ہوئی ہے اس کا ہر طریقہ سے تدارک کرو!"

ابنِ زیاد بڑی تیزی سے کوفہ پہنچا اور اہلِ کوفہ کے سامنے ایک بڑی تُند و تیز تقریر کی جس میں انھیں متنبہ کیا کہ جو شخص حکومت کی مخالفت کرے گا مَیں اُسے حوالۂ شمشیر کر دُوں گا -

ابنِ زیاد کی تقریر نے کوفیوں کو دہلا دیا اور اہلِ بیعت سے اُنکی ہواخواہی کے جذبات سرد ہونے لگے - مُسلم بن عقیلؓ صورتِ حالات کو بھانپ گئے - اور اپنے ایک عقیدت مند ہانی بن عروہ کے گھر پناہ گزین ہو گئے - اب علانیہ بیعت کی جگہ خفیہ بیعت لی جانے لگی - ابنِ زیاد کو اطلاع ملی تو اُس نے ہانی کو قید کر دیا - مُسلم بن عقیل رضؓ اپنے ہزار ہا حامیوں کو ہمراہ لے کر قصر الامارۃ پر حملہ آور ہوئے - ابنِ زیاد کے پاس اُس وقت بہت تھوڑے آدمی تھے لیکن اس نے ایسی حکمتِ عملی سے کام لیا کہ سوائے تیس چالیس آدمیوں کے سب اہلِ کوفہ مُسلم رضؓ کا ساتھ چھوڑ گئے - حضرت مسلم رضؓ نے قریب کے محلّہ میں ایک بڑھیا کے مکان میں پناہ لی - ابنِ زیاد کے آدمیوں نے انھیں ڈھونڈ نکالا - وہ تن تنہا نہایت بہادری سے لڑے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آخر زخموں سے چُور چُور ہو کر اپنے آپ کو محمّد بن اشعث کے حوالے کر دیا۔ جو انھیں امان دینے کا وعدہ کر کے ابن زیاد کے سامنے لے گیا۔ ابنِ زیاد نے مُسلم بن عقیل رضؓ کو فوراً شہید کرا دیا اور ابن اشعث کو ڈانٹ پلائی کہ تمھیں امان دینے کا کیا حق تھا۔

حضرت مُسلم رضؓ نے شہادت سے پہلے ابنِ اشعث اور عمرو بن سعید کو وصیّت کی کہ کسی طرح میرے حال کی خبر میرے بھائی حُسین رضؓ کو کر دینا۔ اور اُن سے کہہ دینا کہ وہ ہرگز ہرگز کوفہ نہ آئیں اور نہ کبھی اہلِ کوفہ پر اعتبار کریں۔

مُسلم رضؓ کو شہید کرانے کے بعد ابنِ زیاد نے ہانی بن عروہ کو بھی شہید کر دیا اور دونوں کے سر یزید کے پاس دمشق بھیج دیئے بعض تاریخوں میں ہے کہ مسلم رضؓ کے دو کمسن بچّے بھی اُن کے ساتھ کوفہ گئے تھے۔ ابنِ زیاد نے انھیں بھی ڈھونڈ کر شہید کر دیا۔

(۳)

حضرت مسلم بن عقیل رضؓ کی شہادت کا واقعہ ۳ رذی الحجہ (اور بعض روایات کے مطابق ۸ رذی الحجہ ۶۰ھ) کے دِن پیش آیا۔ اُسی دن امام حسین رضؓ نے مکّہ سے کوفہ کی طرف کوُچ کیا۔ کوُچ سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ، عمروؓ بن عبدالرحمٰن بن حرث اور خاندانِ نبوّت کے دُوسرے ہوا خواہوں نے امام حسین رضؓ سے درخواست کی کہ آپ کوفہ تشریف نہ لے جائیں۔ وہاں کے لوگ بھروسے کے قابل نہیں ہیں۔

امام حسین رضؓ نے اُن لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ مَیں نے اللہ کے بھروسے پر کوفہ جانے کا پکّا ارادہ کر لیا ہے۔ اس ارادہ کو اب فسخ نہ کروں گا۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر عبداللہ بن زبیرؓ امام حسینؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا: "آپ مکہ سے مت جائیں اور یہاں ہی قیام پذیر ہو کر لوگوں کو اپنی خلافت کی دعوت دیں۔ اہلِ کوفہ اگر مخلص ہیں تو وہ یہاں آ کر بھی آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ میں بھی ہر قسم کی اعانت کے لئے حاضر ہوں۔"

امام حسینؓ نے عبداللہ بن زبیرؓ کی پیشکش قبول نہ کی اور فرمایا:

"میں نے اپنے والد سے سُنا ہے کہ حرم کا ایک مینڈھا ہے جس کی وجہ سے حرم کی حرمت زائل ہو گی۔ میں وہ مینڈھا نہیں بننا چاہتا۔"

ابنِ زبیرؓ خاموش ہو گئے اور امام حسینؓ نے اپنے مقتل کی جانب کوچ کیا۔

(۴)

مشہور شاعر فرزدق کوفہ سے مکہ آ رہا تھا۔ راستے میں اس کی ملاقات امام حسینؓ سے ہوئی۔ آپ نے اس سے کوفہ کا حال پوچھا۔ فرزدق نے جواب دیا:

"اے ابنِ رسول اللہ! کوفیوں کے دل آپ کے ساتھ ہیں لیکن ان کی تلواریں بنی اُمیّہ کے ساتھ ہیں۔"

امام حسینؓ آگے بڑھے تو ان کے چچازاد بھائی عبداللہ بن جعفرؓ کا مدینہ سے بھیجا ہوا قاصد ملا جس نے انہیں عبداللہ کی طرف سے قسم دلا کر درخواست کی کہ "آپ کوفہ نہ جائیں اور مدینہ تشریف لے جائیں۔ حاکمِ مدینہ نے آپ کو امان دے دی ہے۔"

امام حسینؓ نے فرمایا کہ میں مدینۂ رسولؐ کو جنگ و جدال کی آماجگاہ نہیں بنانا چاہتا اور نہ یزیدی حاکم کی امان میں جانا چاہتا ہوں۔"

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چند منزلوں کے بعد عبداللہ بن مطیعؓ ملے۔ انھوں نے بھی قافلۂ حسینی کو روکنے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہے۔

قافلۂ حسینی جوں جوں آگے بڑھتا تھا ہزارہا لوگ اس کے ساتھ شامل ہوتے جاتے تھے۔ جب یہ مقدس کارواں ثعلبہ کے مقام پر پہنچا تو امام حسین رضؓ کو مسلم بن عقیل رضؓ کی شہادت اور کوفیوں کی غداری کی خبر ملی۔ آپ نے یہ دردناک خبر سن کر اِنّا للہ واِنّا الیہ راجعون پڑھا۔ پھر انھیں اپنے دوسرے قاصدوں قیس بن مسہر رضؓ اور عبداللہ بن یقطر رضؓ کی شہادت کی اطلاع ملی جو مسلم رضؓ کی شہادت کا حال معلوم ہونے سے پہلے آپ نے کوفہ روانہ کئے تھے۔ اب آپ نے تمام ساتھیوں کو جمع کر کے کوفہ کے سارے حالات بتائے اور فرمایا کہ تم میں سے جو شخص ہمارا ساتھ چھوڑنا چاہتا ہے، وہ خوشی سے چھوڑ دے ہمارا اس پر کوئی گلہ نہیں ہے۔

اس پر سوائے ان لوگوں کے، جو مکّہ سے ساتھ آئے تھے، تمام لوگ اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ اب امام حسین رضؓ کے مخلص اور جانباز ساتھیوں کی تعداد ستّر اور اسّی کے درمیان رہ گئی۔

(۵)

یزید کو امام حسین رضؓ کی مکّہ سے روانگی کی اطلاع مل چکی تھی اور اس نے ابنِ زیاد کو حکم بھیج دیا تھا کہ تمام راستوں کی ناکہ بندی کر دو، اپنی حفاظت کرو اور حسین رضؓ کو کوفہ تک نہ پہنچنے دو۔ ابنِ زیاد نے حُر بن یزید تمیمی کو ایک ہزار سپاہ کے ساتھ امام حسین رضؓ کو گھیر کر لانے کے لئے روانہ کیا۔ مقام

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذی حسم میں حر کا سامنا امام حسین رضؓ سے ہوا۔ حضرت امام رضؓ نے حر سے فرمایا کہ میں اہلِ کوفہ کی دعوت پر یہاں آیا ہوں۔ اگر تم لوگ اپنے عہد پر قائم نہیں ہے تو میں واپس جاتا ہوں"۔

حر نے کہا کہ "ہمیں حکم ہے کہ آپ کو ابنِ زیاد کے پاس پہنچا دیں۔"

امام حسین رضؓ نے فرمایا کہ "یہ ہرگز نہ ہوگا۔" پھر آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ شمال کی جانب روانہ ہوئے۔ حر کا لشکر ساتھ ساتھ تھا۔ نینویٰ میں حر کو ابنِ زیاد کا حکم ملا کہ حسین رضؓ کو کسی بے آب و گیاہ میدان میں اتار دو۔ اس نے ابنِ زیاد کا یہ حکم امام حسینؓ کو سنا دیا تاہم اس کی تعمیل پر زیادہ اصرار نہ کیا۔

امام حسین رضؓ نے ۲ محرم ۶۱ھ کو اپنا قافلہ کربلا کے میدان میں اتارا جہاں قریب ہی دریائے فرات بہتا تھا۔ ۳ محرم کو عمرو بن سعد چار ہزار فوج کے ساتھ کربلا پہنچا۔ اس نے امام حسین رضؓ کے ساتھ مفاہمت کی طرح ڈالی۔ لیکن ابنِ زیاد نے اسے بڑے سخت الفاظ میں حکم بھیجا کہ حسین رضؓ کو پہلے میرے پاس لاؤ یا ان سے بیعت لے لو۔ ورنہ اپنے آپ کو معزول سمجھو۔ ساتھ ہی ابنِ زیاد نے شمر ذی الجوشن کو بھیجا کہ اگر عمرو نرمی کرے تو اسے معزول کر کے لشکر کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لو۔

عمرو بن سعد اب رے کی حکومت کے لالچ میں بالکل اندھا ہو گیا۔ اور ابنِ زیاد کے احکامات کی تعمیل پر آمادہ ہو گیا۔ ۷ محرم ۶۱ھ کو اسے ابنِ زیاد کا حکم پہنچا کہ قافلۂ حسینی پر فرات کا پانی بند کر دو۔ عمرو بن سعد نے فوراً دریا پر پہرے بٹھا دیئے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۶)

سات سے دس محرم ۶۱ھ تک امام حسین رضؓ اُن کے اہل وعیال اور جانباز ساتھیوں نے بے مثال ثابت قدمی سے کربلا کے تپتے ہوئے ریگزار میں جان لیوا پیاس کی اذیت برداشت کی۔

اس مظلوم اور مقدس قافلہ کی داستانِ مصیبت بڑی طویل اور دلخراش ہے۔ مختصر یہ کہ ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ ہجری کو خدا کے یہ جانباز سپاہی یزید کی مہیب طاغوتی قوت سے بھڑ گئے۔

لڑائی سے پہلے امام حسین رضؓ اور اُن کے رُفقاء نے اتمامِ حُجت کے لئے کوفیوں کو ان کے عہد وپیمان یاد دلائے۔ لیکن حُرؓ بن یزید تمیمی کے سوا کسی کی رگِ حمیت نہ پھڑکی۔ حُر رضؓ کو اللہ نے ہدایت دی اور اُس نے امام حسین رضؓ کی طرف سے مردانہ وار لڑ کر جامِ شہادت پیا۔ اس کے بعد امام حُسین رضؓ کے وفاشعار ساتھیوں نے ایک ایک کر کے اپنی جان اُن پر نثار کر دی۔ اُن میں امام حُسین رضؓ کے نوجوان فرزند، بھائی، بھتیجے اور بھانجے بھی شامل تھے۔ سب سے آخر میں امام حُسین رضؓ نے نہایت شجاعت اور ہمت سے لڑ کر جُرعۂ شہادت نوش فرمایا۔ سنان بن انس نخعی نے سرِاقدس کاٹ کر نیزے پر بلند کیا اور یزیدی فوج نے لاشوں پر گھوڑے دوڑا دیئے۔

شہادت کے دُوسرے دن غاضریہ کے قبیلے نے شہداء کی لاشیں دفن کیں۔ امام علی (زین العابدین) بن حُسین رضؓ بیماری کی وجہ

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے لڑائی میں شریک نہ ہو سکے اس لئے شہادت سے بچ گئے۔

ابنِ زیاد نے اہلِ بیت کے لُٹے ہوئے قافلہ کو امام حُسین رضؓ کے سرِ اقدس کے ساتھ یزید کے پاس دمشق رَوانہ کر دیا۔ وہاں جو حالات پیش آئے، اُن کے بارے میں مؤرخین کے بیانات میں اختلاف ہے۔ بہرصورت چند دِنوں کے بعد یزیدؔ نے تمام اہلِ بیت کو بڑی حفاظت اور اہتمام کے ساتھ مدینہ رَوانہ کر دیا۔

---

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چودھواں باب

مکہ پر ابنِ زبیرؓ کی سیادت

(۱)

کربلا کے حادثۂ فاجعہ کی خبر بہت جلد سارے بلادِ عرب میں پھیل گئی۔ جس جس مسلمان نے اس خبر کو سنا وہ بنی امیہ کی اس شقاوت پر لرز اٹھا اور اس کی آنکھ پُرنم ہو گئی۔

جب مکہ میں یہ خبر پہنچی تو عبداللہ بن زبیرؓ کو سخت صدمہ پہنچا۔ اہلِ عراق کے متعلق وہ کبھی حسنِ ظن میں مبتلا نہیں ہوئے تھے۔ تاہم انھیں یہ توقع نہ تھی کہ یہ لوگ اتنی بزدلی، شقاوت، بدعہدی اور گراوٹ کا ثبوت دیں گے کہ نوجوانانِ جنت کے سردار کو ان کے فرزندوں، بھائیوں، بھتیجوں بھانجوں اور دوسرے رفقاء کے ہمراہ دشتِ کربلا میں پانی سے محروم کر کے ذبح کر دیں گے۔

انھوں نے تمام اہلِ مکہ کو مسجدِ حرام میں بلایا اور ان کے سامنے کھڑے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہو کر ایک رقّت انگیز تقریر کی۔ آپ نے فرمایا:

"لوگو۔ اہلِ عراق سے بدتر مخلوق رُوئے زمین پر نہیں ہے اور عراقیوں میں بدترین کُوفہ کے لوگ ہیں۔ انھوں نے بار بار خطوط بھیج کر حُسین رض کو اس لئے بُلایا کہ اُن کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اور اُن کی ذاتِ گرامی سے نورِ ہدایت حاصل کریں گے۔ لیکن جب حسُین رض اُن کی سرحد میں پہنچے تو اُن شقی القلب لوگوں نے اپنے بُلائے ہُوئے مہمانوں پر پانی تک بند کر دیا۔ اور بنی اُمیّہ کی حمایت میں اُٹھ کھڑے ہوُئے۔ اُنھوں نے مظلوم حسین رض کو گھیر لیا اور اُن کو مجبُور کیا کہ یزید کی بیعت کرو اور اپنے آپ کو ابنِ زیاد کے حوالے کر دو ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

واللہ حسین رض اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ وہ بے سروسامان ہیں اور اس گروہِ اشقیا کے مقابلے میں (بظاہر) کامیاب نہیں ہو سکتے لیکن انھوں نے ذلّت کی زندگی کو ٹھکرا دیا اور عزّت کی موت قبُول کر لی۔ خدا حسُین رض کے قاتلوں کو ذلیل کرے۔ عراقیوں کی یہ بدعہدی اور غداری قابلِ نفرین بھی ہے اور قابلِ عبرت بھی۔ لیکن جو مقدّر میں تھا وہ ہوُا۔ مشیّتِ ایزدی کے سامنے چارہ نہیں۔ میں پُوچھتا ہوُں کہ کیا حسین رض کی شہادت کے بعد ہم ان بدکردار لوگوں کے قول و فعل پر بھروسا

marfat.com
"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کر سکتے ہیں ؟"

تمام مجمع جو شدّتِ جذبات سے رو رہا تھا باآوازِ بلند پکارا: "ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ ہم قاتلانِ حسین رضؓ اور اُن کے ساتھیوں پر اعتبار نہیں کر سکتے۔"

عبداللہ بن زبیر رضؓ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

"لوگو خدا کی قسم یہ لوگ بھروسے کے قابل ہی نہیں انھوں نے اس عظیم المرتبت شخص کو قتل کیا جو دن کو روزے رکھتا تھا اور رات کو عبادت کرتا تھا۔ جو قرآن خواں اور پاکباز تھا۔ جو ہر لحاظ سے اُن سے بڑھ کر خلافت کا مستحق تھا۔ واللہ حسین رضؓ روزے کے مقابلے میں بادہ خواری، خوفِ خدا سے رونے کے مقابلے میں رقص و سرود، قرآن کی ہدایت کے مقابلے میں گمراہی اور ذکرِ حق کے مقابلے میں شکاری کتوں کے ذکر کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ خدا ان دھوکے باز قاتلوں کو سخت سزا دے گا۔"

ابنِ زبیر رضؓ تقریر ختم کر کے رو پڑے اور مجمع بھی فرطِ غم سے نڈھال ہو گیا۔ جب سب کے ہوش وحواس بجا ہوئے تو لوگ ابنِ زبیر رضؓ کے گرد جمع ہو گئے اور کہا۔ "واللہ حسین رضؓ کے بعد آپ سے بڑھ کر مستحقِ خلافت کوئی نہیں۔ حسین رضؓ کے قاتلوں سے ہم اظہارِ بیزاری کرتے ہیں۔ آپ ہاتھ بڑھایئے ہم آپ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کرتے ہیں۔"

عبداللہ بن زبیر رضؓ نے پہلے تو بیعتِ خلافت لینے میں کچھ تامل کیا لیکن

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب لوگوں نے زیادہ اصرار کیا تو انھوں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا اور ابنِ عبّاس رضؓ اور محمد بن حنفیہ رضؓ کے سوا تمام اہلِ مکّہ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

(۲)

یزید کو جب ان حالات کا عِلم ہُوا تو وہ سخت غضب ناک ہُوا اور بھرے دربار میں اعلان کیا:

"والدِ مرحوم نے اپنی وصیّت میں کہا تھا کہ ابنِ زبیر رضؓ خلافت کا دعوےٰ کرے گا۔ مجھے بھی حکومت کی قسم ہے۔ مَیں اُس کی گردن میں رسّی ڈال کر دمشق منگواؤں گا"

یزید کہنے کو تو یہ الفاظ کہہ گیا لیکن بعد میں سوچ آئی کہ ابنِ زبیر رضؓ بڑے محتاط ہیں۔ وہ امام حسین رضؓ کی طرح تنہا کوفہ کی طرف نہیں روانہ ہو پڑیں گے کہ میرے پھندے میں آجائیں۔ یہ سوچ کر اس نے ایک نقرئی زنجیر مع ایک خلعت ولید بن عتبہ حاکمِ مدینہ کے پاس یہ حکم دے کر بھیجی کہ فوراً مکّہ جاؤ اور عبداللہ بن زبیر رضؓ کو خلعت پہنا کر اور اس نقرئی زنجیر سے باندھ کر میرے پاس بھیج دو۔

ولید بن عتبہ نے ایک سفارت ترتیب دی اور اسے مناسب ہدایات دے کر مکّہ بھیج دیا۔ سفیروں نے ابنِ زبیر رضؓ کے پاس حاضر ہو کر کہا کہ امیر المؤمنین یزید بن معاویہؓ آپ کو عزّت و احترام کے ساتھ دمشق بُلاتے ہیں۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابنِ زبیر رضؓ بڑے دور اندیش تھے۔ انھوں نے ان لوگوں کی باتوں سے سازش کی بُو سونگھ لی اور ان کی درخواست کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔
ایک روایت میں ہے کہ اس سفارت کا رئیس عبداللہ بن زبیر رضؓ کا ایک چھوٹا بھائی عُمرو بن زبیر رضؓ تھا۔ عبداللہ رضؓ نے اسے بنی اُمیّہ کی اطاعت کرنے اور اُن (یعنی عبداللہ رضؓ) کے خلاف سازش میں شریک ہونے کے جُرم میں پکڑ کر قتل کر ڈالا۔

ولید بن عتبہ اب موقع کی تلاش میں رہنے لگا کہ کسی طرح عبداللہ بن زبیر رضؓ کو گرفتار کیا جائے۔ ماہ ذی الحجہ ۶۱ھ میں وہ حج کیلئے ایک مضبوط جمعیت کے ساتھ مکّہ آیا۔ ابنِ زبیر رضؓ بھی غافل نہ تھے۔ انھوں نے اپنے آدمیوں کے ساتھ امارتِ حج کا عَلَم الگ نصب کیا۔ اس طرح بنی اُمیّہ نے ولید بن عتبہ اور اہلِ مکّہ نے عبداللہ بن زبیر رضؓ کی امارت میں جُدا جُدا حج کیا اور کسی ناخوشگوار واقعہ کی نوبت نہ آئی ۔

(۳)

حج کے بعد ولید بن عتبہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ابنِ زبیر رضؓ نے ایک ترکیب سوچی۔ انھوں نے یزید کو ایک خط لکھا کہ "ولید گو تیرا ابنِ عَمّ ہے لیکن بہت احمق ہے اور اپنی حماقت سے کاموں کو برباد کر رہا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کسی نرم دِل حاکم کو مدینہ بھیجو تاکہ انصارِ مدینہ[1]

---

[1] ابنِ زبیر رضؓ نے ولید کے بارے میں جو کچھ یزید کو لکھا اس کا ایک ایک لفظ صداقت پر مبنی تھا۔ اس نے مدینہ آکر اشرافِ انصار سے بڑا نازیبا سلوک کیا تھا"

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مصیبت سے نجات پائیں۔"

یزید کو ابنِ زبیرؓ کا خط ملا تو وہ جی میں خوش ہوا کہ ابنِ زبیرؓ میرے خیر اندیش ہیں اور مجھے اچھا مشورہ دیتے ہیں۔ یزید کا اس مشورے کو خیر اندیشی پر محمول کرنے کا باعث یہ تھا کہ اس سے پہلے مروان بن حکم بھی ولید بن عتبہ کے متعلق ایسی ہی رائے کا اظہار کر چکا تھا۔

یزید نے فوراً ولید بن عتبہ کو معزول کر دیا اور اس کی جگہ عثمان بن محمد بن ابوسفیان کو مدینہ کا حاکم بنا کر بھیج دیا۔"

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پندرھواں باب

واقعۂ حرّہ

(۱)

عثمان بن محمد محرم ۶۲ ھ ہجری میں مدینہ کا حاکم مقرر ہو کر آیا۔ یہ ایک کاہل اور آرام طلب شخص تھا۔ اس نے مدینہ پہنچ کر شراب نوشی شروع کر دی۔ اہلِ مدینہ سخت بددل ہوئے اور ہر طرف بنی امیہؓ اور ان کے عمّال کے خلاف چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔

عثمان بن محمد نے اہلِ مدینہ کی تالیفِ قلوب کے لئے دس شرفائے مدینہ کا ایک وفد منتخب کر کے یزید کے پاس دمشق روانہ کیا۔ اس وفد میں منذر بن زبیرؓ، عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہؓ، عبداللہ بن ابی عمرو بن حفص جیسے معزز لوگ شامل تھے۔ یہ لوگ دمشق پہنچے تو یزید نے انھیں ہاتھوں ہاتھ لیا اور ان کی حد سے زیادہ خاطر مدارات کی۔ جب وہ چلنے لگے تو منذر بن زبیرؓ اور عبداللہ بن حنظلہؓ کو ایک ایک لاکھ اور دوسرے ارا کینِ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وفد کو دس دس ہزار درہم کے نذرانے پیش کئے۔ عبداللہ بن حنظلہؓ کے آٹھ بیٹے تھے۔ یزیدؔ نے ان کے لئے بھی دس دس ہزار درہم بھجوائے۔ لیکن ان ساری باتوں کے باوجود یہ لوگ دمشق سے بہت بددل اور کبیدہ خاطر ہو کر روانہ ہوئے۔ کیونکہ اُنھوں نے وہاں یزیدؔ کو رقص وسرود کی محفلیں برپا کرتے اور دوسرے افعالِ شنیعہ میں مبتلا دیکھا۔ جب وہ مدینہ پہنچے تو لوگ ان کے پاس دمشق کے حالات دریافت کرنے آئے۔ وفد کے اراکین نہایت راست باز اور نڈر تھے۔ انھوں نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہہ دیا :

"یزیدؔ نے دنیا اختیار کر لی ہے اور دین کو یکسر چھوڑ دیا ہے۔ وہ ہر وقت لہو ولعب میں مصروف رہتا ہے اور بدکردار لوگوں کو اس نے اپنا مصاحب بنا رکھا ہے۔ ایسا شخص ہرگز منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے قابل نہیں۔"

اہلِ مدینہ نے کہا: ہم نے سنا ہے کہ آپ نے یزیدؔ سے گرانقدر عطیات قبول کئے ہیں۔" حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضؓ نے جواب دیا۔ "بے شک ہم نے یہ عطیات اس لئے قبول کئے کہ ہم میں مقابلہ کی طاقت نہ تھی۔ اب ہم اس فاسق وفاجر کی بیعت توڑتے ہیں اور اُس کی دی ہوئی رقم اس کے خلاف جہاد کی تیاری میں صرف کریں گے۔"

دمشق کے حالات سُن کر اہلِ مدینہ میں ہیجان پیدا ہو گیا اور انھوں نے یزیدؔ کی خلافت وحکومت سے انکار کر کے عبداللہ بن حنظلہ رضؓ کو اپنا مقامی امیر منتخب کر لیا ::

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲)

یزید کو جب مدینہ کے حالات کا علم ہوا تو اس نے نعمان بن بشیر انصاریؓ کو چند دوسرے معززینِ شام کے ساتھ حجاز روانہ کیا کہ پہلے اہلِ مدینہ کو سمجھائیں کہ وہ میری مخالفت نہ کریں اور پھر مکہ جاکر ابنِ زبیرؓ کو سمجھائیں اور میری بیعت پر آمادہ کریں۔

اس وفد نے مدینہ پہنچ کر لوگوں سے کہا کہ یزید نے تمھارے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے اور پھر وہ تم سے بہت طاقتور بھی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تم اس کی اطاعت اختیار کرلو۔

اہلِ مدینہ پر وفد کے پند و نصائح کا اُلٹا اثر ہوا اور وہ اس وفد سے بگڑ گئے۔ مدینہ سے ناکام ہوکر یہ وفد مکہ پہنچا اور ابنِ زبیرؓ کو یزید کی بیعت کی ترغیب دی۔

اس وفد کا ایک رُکن ابنِ عضاہ تھا۔ ابنِ زبیرؓ نے اس سے مخاطب ہوکر کہا "کیا تمھیں حرم میں خونریزی پسند ہے؟"

ابنِ عضاہ نے کہا "اگر تم اپنے انکار پر جمے رہے تو مجھے حرم میں خون بہانے سے بھی دریغ نہ ہوگا"

ابنِ زبیرؓ نے ایک کبوتر کی طرف اشارہ کیا اور کہا "حرم میں تو اللہ نے اس پرندہ کے خون کو بھی حرام قرار دیا ہے۔"

ابنِ عضاہ نے تیر کمان میں جوڑ کر کبوتر کی طرف کیا اور زور سے چلّایا: "اے کبوتر کیا تو امیرالمؤمنین کی حکم عدولی کرے گا؟" اس کے بعد وہ ابنِ زبیرؓ

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے مخاطب ہُوا اور کہا "ابنِ زبیرؓ سُن لو اگر یہ کبوتر میرے سوال کے جواب میں ہاں کہتا تو میرا تیر اس کے جگر کے پار ہوتا۔"

ابنِ زبیرؓ سمجھ گئے کہ اس اُجڈ شخص سے تکرار فضول ہے۔ اب وہ رئیسِ وفد نعمان بن بشیرؓ کو تخلیہ میں لے گئے اور انھیں نہایت تفصیل سے بتایا کہ بُرائیوں سے بچنے اور خدا اور رسولؐ کے احکام پر چلنے کے لئے مَیں دِل وجان سے اہتمام کرتا ہُوں۔ اس کے مقابلے میں یزید احکامِ شریعت کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتا ہے اور خدا اور اُس کے رسولؐ کا خوف اس کے دِل سے اُٹھ گیا ہے، اس کے باوجود تم مجھے اُس کی بیعت کی دعوت دیتے ہو؟"

نعمانؓ صحابیٔ رسولؐ تھے۔ ابنِ زبیرؓ کی باتیں سُن کر اُن کے دِل پر چرکا سا لگا۔ اور انھوں نے کہا۔" آپ صحیح فرماتے ہیں۔ یزید کو آپ سے کوئی نسبت نہیں۔ آئندہ مَیں کبھی اس مقصد کے لئے آپ کے پاس نہیں آؤں گا۔"

غرض یہ وفد مکّہ سے بھی ناکام پھرا اور دمشق پہنچ کر یزید کو بتایا کہ اہلِ مدینہ اور ابنِ زبیرؓ کسی صورت میں اطاعت کے لئے تیار نہیں ہیں۔

(۳)

اس وفد کی واپسی کے بعد حجاز میں مکمل انقلاب برپا ہوگیا۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے کھلم کھلا خلافت کا دعویٰ کر دیا۔ مکّہ کے لوگوں نے تو اُن کے ہاتھ پر پہلے ہی بیعت کر لی تھی۔ اب انھوں نے تہامہ اور حجاز کے دُوسرے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی۔ تمام لوگوں نے اُن کی آواز پر لبیک کہا اور سارا حجاز یزید کی اطاعت سے منحرف ہو گیا۔ اہلِ مدینہ نے تو پہلے ہی یزید کی بیعت توڑ دی تھی۔ اب انھوں نے عثمان بن محمد اور دوسرے تمام بنی امیہ کو جو مدینہ میں موجود تھے، مروان بن الحکم کے گھر میں محصور کر دیا۔ ان لوگوں کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ تھی۔ زیادہ عرصہ محاصرہ کی سختیاں برداشت کرنا ان کے لئے ناممکن تھا۔ انھوں نے اپنی حالتِ زار کی خبر فوراً ایک قاصد کے ذریعے دمشق پہنچائی۔ یزید غصّہ سے تھرا اٹھا اور اس نے عبیداللہ بن زیاد والیٔ عراق کو حکم بھیجا کہ فوراً مدینہ پر فوج کشی کرو!

ابنِ زیاد یزید سے خوش نہ تھا کیونکہ قتلِ حسینؓ کے صلہ میں یزید نے اس کی کوئی قدر افزائی نہ کی تھی۔ اُس نے معذرت لکھ بھیجی کہ قتلِ حسینؓ کے بعد اب اہلِ مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگنا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔

یزید نے اب مسلم بن عقبہ مری[1] کو حکم بھیجا کہ وہ فی الفور مدینہ جا کر وہاں کے لوگوں کو میری اطاعت پر مجبور کرے۔ مسلم بن عقبہ ایک نامور جنگجو تھا۔ اگرچہ بوڑھا ہو گیا تھا اور اکثر بیمار رہتا تھا تاہم اس کام کے لئے تیار ہو گیا اور بارہ ہزار شامی جنگجوؤں کے ہمراہ مدینہ طرف چل پڑا۔ ہر سپاہی کو تنخواہ کے علاوہ سو دینار انعام کا لالچ بھی دیا گیا۔

مسلم کی روانگی کے وقت یزید نے اسے ہدایت کی کہ پہلے اہلِ مدینہ کو

---

[1] سلفِ صالحین اس کو مسرف بن عقبہ کہتے ہیں۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اطاعت کی دعوت دینا اور انھیں سرکشی سے باز رکھنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرنا۔ اگر وہ نہ مانیں تو پھر تلوار اٹھانا، اور وہ مار مارنا کہ جو ہمیشہ تمھارا شیوہ کار رہی ہے۔ اہلِ مدینہ کو شکست دینے کے بعد تین دن تک مدینہ کو لوٹنا۔ تین دن کے بعد ہاتھ روک لینا۔ اس بات کا پورا خیال رکھنا کہ علی بن حسین رضہ (امام زین العابدین) کو کسی قسم کا گزند نہ پہنچے کیونکہ وہ اس ہنگامہ سے علیحدہ ہیں۔ حصین بن نمیر کو اپنا نائب مقرر کر لو۔ اگر تمھاری بیماری بڑھ جائے تو لشکر کی امارت حصین بن نمیر کے سپرد کر دینا ۔

(۴)

اہلِ مدینہ کو شامی لشکر کی آمد کا حال معلوم ہوا تو انھوں نے بھی جنگ کے لئے پوری تیاری کر لی۔ لوگوں نے عبداللہ بن حنظلہ رضہ سے کہا کہ شامی لشکر کی آمد سے پہلے محصور اُمویوں کو قتل کر دینا چاہیئے ورنہ جنگ کے وقت یہ لوگ شامی لشکر سے جا ملیں گے اور ان کو ہمارے دفاعی انتظامات سے مطلع کر دیں گے۔

عبداللہ نہایت شریف النفس بزرگ تھے۔ انھوں نے اہلِ مدینہ کی رائے سے اختلاف کیا اور کہا کہ یہ لوگ بے بس ہیں انھیں قتل کرنا جائز نہیں اور پھر ان کا قتل ہمارے لئے کئی بڑے خطرات کا باعث بن سکتا ہے بہتر یہ ہے کہ ان سے غیر جانبداری اور رازداری کا حلفیہ وعدہ لے کر سب کو شہر بدر کر دیا جائے۔

لوگوں نے عبداللہ کی رائے سے اتفاق کیا اور بنی امیۃ سے غیر جانبداری

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور رازداری کا حلف لے کر انھیں آزاد کر دیا۔ اُن لوگوں کو اپنی جانیں بچنے کی کوئی اُمید نہیں تھی۔ اس طرح آزادی مل جانے پر انھیں بے حد مسرت ہوئی۔ وادی القریٰ کے قریب انھیں مُسلم بن عقبہ ملا۔ اس نے اُن سے اہلِ مدینہ کی تیاریوں کا حال پوچھا۔ امویوں نے کہا "ہم رازداری کا حلف اُٹھا چکے ہیں اس لئے کچھ نہ بتائیں گے"۔

مُسلم نے پوچھا "کیا تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے حلف نہ اٹھایا ہو"؟

امویوں نے جواب دیا۔ "عبدالملک بن مروان مدینہ میں موجود ہے۔ اس نے نہ حلف اٹھایا ہے اور نہ اہلِ مدینہ نے اسے شہر بدر کیا ہے تم اس کو بلا کر پُوچھ سکتے ہو"۔

عبدالملک ان دنوں حضرت سعیدؒ بن المسیّب فقیہ مدینہ کی خدمت میں رہتا تھا۔ اگرچہ اس کا عنفوانِ شباب تھا لیکن حصولِ علم اور زُہد و ریاضت کے سوا اسے اور کوئی کام نہ تھا۔ اہلِ مدینہ اسے عابد و زاہد اور مرنجاں مرنج طالب علم سمجھتے تھے۔ اس لئے تمام ہنگامے میں اس سے کسی نے تعرّض نہ کیا۔ لیکن عبدالملک کو لوگ جس قدر بے ضرر اور سادہ سمجھتے تھے وہ اتنا ہی ہوشیار اور خرد مند تھا۔ مسلم بن عقبہ نے اُسے مدینہ سے بُلا بھیجا اور اہلِ مدینہ کے دفاعی انتظامات وغیرہ کے بارے میں اُس سے پوچھا۔ عبدالملک نے اُسے جزئی تفصیلات تک بتا دیں اور ایسے مشورے دیئے کہ مسلم بن عقبہ جیسا گرگِ باراں دیدہ بھی انھیں سُن کر حیران رہ گیا اور

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے مشوروں پر عمل پیرا ہونے کا تہیہ کر لیا"

(۵)

عبدالملک نے مسلم بن عقبہ کو جو مشورے دیئے اُن کا خلاصہ یہ تھا۔

"اے لشکرِ شام یہاں سے کوچ کر کے ذی نخلہ میں قیام کرو۔ دُوسرے دِن علی الصبح مدینہ کی بائیں سمت سے آگے بڑھو پھر واپس پلٹو اور مشرق کی طرف سے یعنی حرّہ[1] کی جانب سے مدینہ میں داخل ہو جاؤ۔ اِس طرح سُورج کی کرنیں جب تمھارے ہتھیاروں پر پڑیں گی تو اہلِ مدینہ کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی"۔

مُسلم نے اپنی فوج کو اسی طرح حرکت دی۔ اور حرّہ کی طرف سے مدینہ کو گھیر لیا۔ پھر اس نے اہلِ مدینہ کو پیغام بھیجا کہ "تم لوگ شریف ہو، بغاوت سے باز آؤ۔ امیر المؤمنین یزید کی اطاعت کرو تمھیں کوئی تکلیف نہیں دی جائے گی۔ بصورتِ دیگر میری تلوار ایسی مار مارے گی کہ سرکشوں کی سرکشی ختم ہو جائیگی"۔

اہلِ مدینہ نے مُسلم کا پیغام پائے استحقار سے ٹھکرا دیا اور کہلا بھیجا کہ "اے دُشمنِ خُدا تُو بیت اللہ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ہمارے جیتے جی یہ ہرگز نہ ہوگا۔ ہم تم کو بے جنگ کئے آگے نہ بڑھنے دیں گے"۔ مسلم بن عقبہ نے تین دن انتظار کرنے کے بعد حرّہ کی جانب سے مدینہ پر حملہ کر دیا۔

---

[1] حرّہ آتش فشاں مادے سے بننے والی چٹانوں کو کہتے ہیں۔ مدینہ منوّرہ سے کچھ فاصلے پر آتش فشانی سے جلے ہوئے سیاہ پتھر اور میدان شروع ہو جاتے ہیں جو شہر کو مشرق، مغرب اور جنوب سے گھیرے ہوئے ہیں اور میلوں تک پھیلے ہوئے ہیں ان سب کو حرّہ کہا جاتا ہے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۶)

اہلِ مدینہ کی قیادت حضرت عبداللہ بن حنظلہ انصاری رضؓ کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ سب اہلِ مدینہ لڑنے مرنے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ ان میں بیسیوں صحابۂ کرام رضؓ بھی شامل تھے۔ انھوں نے نہایت جرأت اور پامردی سے شامی لشکر کا مقابلہ کیا۔ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضؓ کے آٹھ نوجوان بیٹے تھے۔ ان سب کو انھوں نے ایک ایک کر کے آگے بڑھایا اور وہ سب یکے بعد دیگرے دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہو گئے۔ عبداللہ رضؓ بیٹوں کی شہادت سے مطلق ہراساں نہ ہوئے۔ اور اکابر قریش و انصار کو ساتھ لے کر شامی لشکر پر اس زور کا حملہ کیا کہ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ عین اس وقت جب شامی لشکر کے قدم اکھڑنے کے قریب تھے۔ عبداللہ رضؓ کو اپنی پشت کی طرف سے تکبیروں کی آواز سنائی دی۔ یہ بنی حارثہ تھے جو اہلِ مدینہ سے غداری کر کے شامیوں کے ساتھ مل گئے تھے۔ عبداللہ رضؓ اور اُن کے ساتھیوں نے اب بھی ہمّت نہ ہاری لیکن مسلم بن عقبہ کی جنگی مہارت نے اہلِ مدینہ کو مات دے دی۔ پہلے تو اس نے مدینہ کے نامور بہادروں عبداللہ رضؓ بن زید بن عاصم، فضل بن عبّاس رضؓ، عبداللہ بن نوفل رضؓ، محمد بن ثابت بن قیس رضؓ، محمد بن عمرو بن حزم انصاری رضؓ کو گھیرے میں لے کر شہید کر ڈالا۔ پھر اہلِ مدینہ پر اتنا زبردست دباؤ ڈالا کہ ان کے قدم اکھڑ گئے اور سینکڑوں لوگ پیچھے ہٹتے ہوئے خندق میں گر کر شہید ہو گئے۔

فتح مند فوج مدینہ میں داخل ہوئی اور تین دن تک لوٹ مار اور

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور قتل و غارت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس دوران میں انھوں نے سفاکی اور بربریت کی ایسی مثال قائم کی کہ سانحۂ کربلا کا نقشہ قائم ہو گیا۔

مشہور صحابیہ حضرت زینبؓ بنتِ ابی سلمہ رضؓ کا ایک لڑکا تو شامی لشکر سے مقابلہ کرتا ہوا شہید ہو گیا۔ دُوسرا لڑکا خانہ نشین تھا. شامی لشکر نے اسے گھر میں داخل ہو کر شہید کر دیا۔ حضرت زینبؓ کے سامنے دونوں لڑکوں کی لاشیں لائی گئیں تو فرمایا۔ مجھ پر دوہری مصیبت پڑی۔ میرا ایک فرزند تو سرِ میدان لڑ کر شہید ہوا لیکن دُوسرا خانہ نشین تھا۔ بے بس مظلوم مارا گیا غرض اس طرح شامی لشکر نے سینکڑوں بے گناہوں کو بے دردی سے شہید کر ڈالا۔ خواتین کی بے حُرمتی کی اور لوگوں کو لُوٹ کر قلاش بنا دیا۔ چوتھے دن مسلم بن عقبہ نے قتلِ عام بند کرنے کا حکم دیا۔

امام زہریؒ کا بیان ہے کہ لڑائی اور قتلِ عام میں دس ہزار کے قریب عوام اور سات سو شرفائے قریش و انصار شہید ہوئے۔

مُسلم نے اب اعلان کیا کہ جو شخص یزید کی بیعت کرے گا اسے چھوڑ دیا جائے گا اور انکار کرنے والا حوالۂ تیغ کیا جائے گا۔ لوگوں نے طوعاً و کرہاً یزید کی بیعت کر لی۔ یہ افسوسناک واقعہ ۲۸ ذی الحجہ ۶۳ھ کو پیش آیا۔[۱]

---

[۱] مشہور صحابی حضرت معقلؓ بن سنان ان لوگوں میں تھے جو اہلِ مدینہ کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ جب ان کو مسلم بن عقبہ کے سامنے پیش کیا گیا تو سخت پیاسے تھے۔ مسلم نے کہا۔ "معقل پیاسے معلوم ہوتے ہو؟" انھوں نے کہا۔ "ہاں"۔ مسلم نے حکم دیا کہ ان کو بادام کا شربت پلایا جائے۔ جب پی چکے تو اس نے کہا۔ (باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۷)

سانحۂ کربلا کی طرح واقعۂ حرّہ بھی تاریخِ اسلام کا ایک انتہائی المناک باب ہے۔ بعض مؤرخین نے یزید کو سانحۂ کربلا سے ایک حد تک بری الذمہ قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن کوئی مؤرخ اس کو واقعۂ حرّہ کی ذمہ داری سے مستثنیٰ کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔ اگر کسی نے زبان کھولی بھی ہے تو یہی کہا ہے کہ اہلِ مدینہ نے فسخِ بیعت کر کے بغاوت کے جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ اگر بالفرض اہلِ مدینہ کی بغاوت کو ناجائز ہی مان لیا جائے تو اس بات کا کیا جواز تھا کہ بے گناہ کلمہ گو باشندوں کا قتلِ عام کیا جائے اور شریف عورتوں کی عصمت دری کی جائے۔ اسلامی قانون کی رُو سے تو ایسا سلوک غیر مسلم باغیوں کے ساتھ بھی جائز نہیں ہے۔ اسی واقعہ کی بناء پر بعض علمائے اُمّت نے یزید پر لعنت کرنے کو جائز قرار دیا ہے[1]۔ کیونکہ کئی مستند احادیث کی رُو سے اہلِ مدینہ

---

[1] ان میں محدّث ابنِ جوزی رح، علامہ جلال الدین سیوطی رح، قاضی ابویعلی رح اور علامہ تفتازانی رح جیسے سرآمدِ روزگار علماء شامل ہیں۔ جو علماء بربنائے احتیاط یزید پر لعنت کو جائز نہیں سمجھتے ہیں، ان میں امام غزالی رح اور امام ابنِ تیمیہ رح نمایاں ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ (باقی اگلے صفحہ پر)

(بقیہ فٹ نوٹ صفحہ گزشتہ سے آگے) اب تمہیں کبھی کسی مفرح چیز کی خواہش کرنے کا موقع نہ ملے گا۔ یہ کہہ کر ان کی گردن اڑانے کا حکم دیا۔ جلاد نے فوراً اُن کا سر کاٹ لیا۔ جلیل القدر صحابی حضرت ابوسعید خدری رضی نے اس ہنگامۂ دار و گیر میں پہاڑ کی ایک کھوہ میں پناہ لی۔ چند دن بعد غار سے اپنے گھر لوٹے تو شامیوں نے گرفتار کر لیا۔ انھوں نے طوعاً و کرہاً یزید کی خلافت پر بیعت کر لی۔ (طبقات ابن سعد و اصابہ)

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ بُرائی کرنے والوں کو جہنمی قرار دیا گیا ہے۔

علّامہ ابنِ اثیر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے خواجہ حسن بصری ؒ سے سوال کیا کہ آپ نے بنوامیہّ کے خلاف خروج کی کسی تحریک میں کبھی حصّہ نہیں لیا۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائے کہ آپ اہلِ شام سے راضی ہیں؟

انھوں نے جواب دیا: "خدا اہلِ شام کو غارت کرے مَیں اُن لوگوں سے کیسے راضی ہو سکتا ہوُں جنھوں نے حرمِ نبویؐ کو حلال کر لیا۔ تین دن تک مدینۃ الرسولؐ کے باشندوں کا قتلِ عام کیا۔ اپنے نبطی اور قبطی سپاہیوں کو کھلی چھُٹی دے دی کہ جو چاہیں کر گزریں۔ انھوں نے شریف مُسلمان خواتین پر حملے کئے اور کسی حرمت کی ہتک کرنے سے گریز نہ کیا۔ پھر خانۂ کعبہ پر حملہ آور ہوُئے۔ اُس پر پتھر برسائے اور آگ پھینکی۔ اُن پر خدا کی لعنت ہو اور اُن کا انجام بُرا ہو۔"

واقعۂ حرّہ کے حالات پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اہلِ شام کی غیرت نے اجڈ قبطی اور نبطی سپاہیوں کے ہاتھوں شریف مُسلم خواتین کی بے حُرمتی کیسے گوارا کر لی۔ حالانکہ وہ خود مُسلمان ہونے کے دعویدار تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ محض نام کے مُسلمان تھے ورنہ اُن کو اسلامی تعلیمات سے دُور کی نسبت بھی نہ تھی اور اپنے اقتدار کے تحفّظ اور بقا کے لئے وہ جائز اور ناجائز میں مطلق تمیز نہ کرتے تھے۔

(بقیہ فٹ نوٹ [1] صفحہ گزشتہ سے آگے) یزید سے اس قدر نفرت کرتے تھے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے ان کے سامنے یزید کو امیرالمؤمنین کہا تو انھوں نے اس کو بیس[2] کوڑے لگوائے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سولھواں باب

مکۂ معظمہ پر یزیدی لشکر کی یلغار

(۱)

مدینہ منورہ کو تاخت و تاراج کرنے کے بعد مسلم بن عقبہ اپنے لشکر کے ہمراہ مکۂ معظمہ پر حملہ کے قصد سے روانہ ہوا۔ کیونکہ جب تک عبداللہ بن زبیرؓ موجود تھے، یزید کی خلافت خطرے میں تھی۔ اُس کی طبیعت پہلے ہی ناساز تھی الوادیا مشعل کے مقام پر پہنچا تھا کہ حالت نازک ہو گئی۔ اس نے حصین بن نمیرؓ کو اپنا قائم مقام مقرر کیا اور خود آخرت کی راہ لی۔ اس کی شقاوتِ قلبی کا یہ عالم تھا کہ مدینہ منوّرہ کی غارتگری پر پشیمان ہونے کی بجائے دمِ نزع بھی اس پر فخر کا اظہار کر رہا تھا۔ ابنِ اثیر رح کے بیان کے مطابق مرتے وقت اُس نے یہ الفاظ کہے: "خدایا تیری وحدانیت اور محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رسالت کے اقرار کے بعد مجھے اپنے جس عمل پر آخرت میں بہتری کی توقع ہے، وہ اہلِ مدینہ کا قتلِ عام ہے"۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲)

حصین بن نمیر یزیدی فوج کا ایک ممتاز افسر تھا۔ یہ شخص بھی مسلم بن عقبہ کی طرح نہایت سخت دِل اور جنگجو تھا۔ میدانِ کربلا میں امام حسین رضؓ اور ان کے رفقاء کو شہید کرنے میں اس نے بھی نمایاں حصّہ لیا تھا۔ مُسلم بن عقبہ کی موت کے بعد وہ اپنی فوج کے ہمراہ تیزی سے مکّہ کی طرف بڑھا اور ۲۶ محرم ۶۴ھ کو مکّہ کے سامنے جا پہنچا۔

عبداللہ بن زبیر رضؓ نے مکّہ سے باہر نکل کر یزیدی فوج کا سخت مقابلہ کیا۔ اس لڑائی میں اُن کے بھائی منذر بن زبیر رضؓ دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہو گئے۔ چونکہ یزیدی لشکر کا دباؤ بہت سخت تھا۔ اس لئے عبداللہ بن زبیر رضؓ نے مکّہ میں محصُور ہو کر مدافعت کا فیصلہ کیا۔ حصین بن نمیر نے کوہِ ابوقبیس پر منجنیق نصب کر کے خانۂ کعبہ پر آتشبازی اور سنگ باری شروع کر دی۔ عبداللہ بن زبیر رضؓ نے اس محاصرہ کے دوران میں کمال استقامت دکھائی اور ذرّہ برابر بھی ہراساں نہ ہوئے۔ وہ نہایت سکون سے حرم میں جا کر نماز میں مشغول رہتے۔ اُن کو دیکھ کر اہلِ مکّہ کے حوصلے بھی نہایت بلند تھے اور انھوں نے آخری دم تک شامی لشکر کے مقابلے کا تہیہ کر لیا تھا۔

(۳)

محاصرہ کے ایام میں خوارج کی ایک جنگجو جماعت مکّہ پہنچی۔ اس کی قیادت نافع بن ارزق اور نجدہ بن عامر کر رہے تھے۔ یہ لوگ یزید کے مخالف تو تھے ہی، لیکن ابنِ زبیر رضؓ کے بھی حامی نہیں تھے۔ تاہم وہ انھیں یزید سے بہتر سمجھتے تھے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کا خیال تھا کہ اگر عبداللہ بن زبیرؓ ان کی ہمنوائی کریں تو وہ یزیدی لشکر کے مقابلے میں اس مصیبت کے وقت ان کی مدد کریں گے چنانچہ نافع اور نجدہ نے ابن زبیرؓ سے ملاقات کی اور ان سے اس طرح گفتگو کی:

نجدہ: "آپ کا شیخین رضؓ کے متعلق کیا خیال ہے؟"

عبداللہ بن زبیرؓ: "وہ بہترین اصحاب اور خلیفے تھے۔"

نجدہ: "عثمانؓ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؛ انھوں نے انصاف اور شریعتِ حقہ کے خلاف کام کئے اور قتل کئے گئے اور پھر علیؓ کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؛ جنھوں نے صفین میں غیر اللہ کو حَکم بنایا؟"

نافع: "اور طلحہؓ اور اپنے والد زبیرؓ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو ایک خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر لینے کے بعد اس سے لڑے اور حرمِ رسولؐ حضرت عائشہؓ کو حکمِ الٰہی کے خلاف میدانِ جنگ میں لائے؟"

پھر دونوں بیک زبان بولے: "اگر آپ اِن اُمور میں ہماری رائے سے متفق ہوں تو ہماری سرفروش جماعت آپ کی حمایت میں شامی لشکر کے خلاف لڑنے کے لئے تیار ہے۔"

عبداللہ بن زبیرؓ: "دیکھو تم اپنی رائے کے خود مالک ہو لیکن مجھے کیسے مجبور کر سکتے ہو کہ تمھاری رائے سے اتفاق کروں۔ سرورِ کائناتؐ کا ارشاد ہے کہ مُردوں کو بُرائی سے یاد کر کے زندوں کو تکلیف نہ دو۔ اِسی لئے حضورؐ نے عکرمہؓ بن ابوجہل کے سامنے ان کے والد کی مذمّت کرنے سے منع فرما دیا تھا کہ اُن کا دِل آزردہ نہ ہو، اور پھر اللہ تعالےٰ نے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰؑ کو بھی حکم دیا تھا کہ فرعون سے نرمی سے پیش آنا میں جو حضورؐ کا ایک ادنیٰ نام لیوا ہوں۔ عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ جیسے بزرگوں کی کیسے مذمّت کر سکتا ہوں؟"

نجدہ: "جو شخص ظالم سے بیزار نہیں ہوتا اور بدی کو بدی نہیں کہتا، وہ گنہگار ہے۔"

عبداللہ بن زبیرؓ: "بے شک میں ظالموں سے بیزار ہوں اور بدی کو بدی کہتا ہوں۔"

نافع: "آپ وضاحت کریں کہ کون ظالم ہے؟"

عبداللہ بن زبیرؓ: "اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ آخرت میں ذاتی اعمال کی پرسش ہوگی۔ یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تم کسے ظالم سمجھتے تھے۔"

نجدہ اور نافع یہ سن کر چلے گئے۔ دوسرے دن پھر آئے اور ابنِ زبیرؓ سے اسی قسم کی گفتگو کی۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے کھڑے ہو کر ایک عالمانہ خطبہ دیا جس میں خوارج کے تمام دلائل کا دندان شکن جواب دیا۔ پھر اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"بے شک اس نازک وقت میں تمہاری امداد ہمارے لئے بڑی قدر و قیمت رکھتی ہے لیکن مجھے نہ حکومت کی آرزو ہے نہ فتح و شکست کا خیال۔ میں تو حق و صداقت کے لئے لڑ رہا ہوں۔ اگر میری مدد کرو گے تو اللہ تمھیں اس کا اجر دے گا، اگر نہ کرو گے تو مجھے اللہ کافی ہے مجھے تو اس کی بھی پروا نہیں

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ تم میرے دشمنوں سے جا ملو۔"

یہ تقریر سن کر خوارج مایوس ہو گئے اور واپس چلے گئے۔

(۴)

مکّہ کا محاصرہ کم و بیش چونسٹھ دن جاری رہا۔ ابنِ زبیرؓ کی شجاعت اور بےخوفی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے مسجدِ حرام میں خیمہ نصب کر رکھا تھا۔ نہ آتشبازی کی پروا تھی اور نہ سنگ باری کی۔ خود حصین بن نمیر کا بیان ہے کہ جب میں نے مکّہ کا محاصرہ کر رکھا تھا، ابنِ زبیرؓ اپنے خیمے سے اس طرح نکلتے تھے جس طرح جھاڑی سے شیر نکلتا ہے۔[1]

اس محاصرہ کی شدّت سے مکّہ کے لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی۔ لوگوں کو گھر سے باہر نکلنا بھی دشوار ہو گیا۔ سنگباری سے کعبہ کی عمارت کو سخت نقصان پہنچا۔ چھت اور دیواریں شکستہ ہو گئیں۔ اس پر غضب یہ ہوا کہ ایک دن کعبہ کی عمارت کو آگ لگ گئی۔ یہ آگ شامی لشکر کی آتشبازی سے لگی یا کسی اور وجہ سے۔ اس کے متعلّق دو روایتیں ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ شامی لشکر کی آتشبازی ہی اس آگ کا باعث ہوئی۔ دوسری روایت یہ ہے کہ دورانِ محاصرہ

[1] مشہور صحابی حضرت مِسوَر بن مخرمہ رضؓ بھی اس محصوری میں ابنِ زبیرؓ کے ساتھ مکّہ میں تھے۔ انھوں نے ابنِ زبیرؓ کی بیعت کر لی تھی اور محاصرہ کے دوران میں اُن کے ساتھ مل کر حطیم میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن عین حالتِ نماز میں ایک پتھر ان کے سر پر لگا۔ اسی کے صدمہ سے پانچویں دن وفات پا گئے۔ اس وقت ۶۸ سال کی عمر تھی۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (اسد الغابہ)

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں ایک رات ابر گھرا ہُوا تھا۔ گرج چمک اور ہَوا کا طوفان تھا۔ اُس رات اہلِ مکّہ میں افواہ پھیل گئی کہ شامی لشکر مکّہ میں گھُس آیا ہے۔ لوگوں میں سراسیمگی پھیل گئی۔ کچھ باہمّت لوگوں نے ایک جلتی ہُوئی مشعل نیزے کی نوک میں باندھ کر بلند کی تاکہ شامیوں کا راستہ روک کر ان کا مقابلہ کیا جائے۔ بدقسمتی سے ہَوا کے ایک تیز جھونکے سے مشعل نیزے سے کھل کر غلافِ کعبہ پر جا پڑی اور کعبہ کی عمارت نے آگ پکڑ لی۔ لوگوں نے آگ بجھانے کے لئے دیوانہ وار کوششیں کیں لیکن آگ بجھتے بجھتے بھی خانۂ کعبہ کو کافی نقصان پہنچا گئی۔ اہلِ مکّہ کے دِل پر اس واقعہ کا بہُت اثر ہوا اور وہ گڑگڑا گڑگڑا کر غضبِ الٰہی سے بچنے کے لئے دعائیں مانگنے لگے۔ خود ابنِ زبیرؓ سجدے میں پڑے ہُوئے تھے اور کہہ رہے تھے۔ "الٰہی تو سب سے بہتر جانتا ہے کہ جو کچھ ہُوا ہے اس میں ہماری خطا نہیں تھی۔ ہم عاجز بندوں کو اپنے غضب سے بچانا۔" اس آتش زدگی میں اس مینڈھے کے سینگ بھی جو حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کے بجائے ذبح کیا تھا، نذرِ آتش ہو گئے۔

(۵)

مکّہ کا محاصرہ ابھی جاری تھا کہ ۱۴ ربیع الاوّل ۶۴ھ کو یزید نے وفات پائی۔ سب سے پہلے یہ خبر ایک تیز رفتار قاصد کے ذریعہ عبداللہ بن زبیرؓ کو ملی۔ انھوں نے ایک دیوار پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارا، "اے اہلِ شام تمھارا گمراہ سردار یزید مر گیا۔ اب کیوں لڑ رہے ہو؟"

اہلِ شام نے ابنِ زبیرؓ کی بات پر یقین نہ کیا۔ تیسرے دن حصین بن نمیر

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو ثابت بن قیس نخعی نے کوفہ سے آکر یزید کی موت کی خبر دی۔ حصین بن نمیر نے فوراً محاصرہ اٹھانے کا حکم دیا۔ کوچ سے پہلے حصین بن نمیر نے ابنِ زبیرؓ کے پاس پیغام بھیجا کہ میں آج رات کو " ابطح " کے مقام پر آپ سے تنہائی میں کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

ابنِ زبیرؓ نے اس سے گفتگو کرنا منظور کر لیا۔ رات کو حصین بن نمیر اور ابنِ زبیرؓ مقررہ مقام پر پہنچ گئے۔ اپنے اپنے دس دس ہمراہیوں کو انھوں نے الگ بٹھا دیا اور خود ایک گوشہ میں جا کر گفتگو شروع کی۔ حصین نے کہا:

"یزید کی موت کے بعد آپ سے زیادہ حق دارِ خلافت میری نظر میں کوئی نہیں ہے۔ میں اور میرے ساتھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ میں تمام اہلِ شام کو آپ کی بیعت پر آمادہ کروں گا۔ اہلِ حجاز پہلے ہی آپ کے ساتھ ہیں۔ اہلِ شام کی بیعت کے بعد تمام عالمِ اسلام آپ کو خلیفہ تسلیم کر لے گا۔ اب تک ہمارے درمیان جو خونریزی ہوئی اُسے آپ معاف فرما دیں۔"

حصین بن نمیر بڑا صاحبِ اثر سردار تھا اور ان لوگوں میں تھا جو بنی امیہ کی پشت و پناہ متصور ہوتے تھے۔ ابنِ زبیرؓ اگر ایک عام سیاسی شاطر ہوتے تو فوراً اس کی بات مان لیتے لیکن وہ ایک بہت بلند شخصیت تھے۔ انھوں نے حصین بن نمیر کی پیشکش ٹھکرا دی اور بڑے جوش سے جواب دیا: "بے گناہ اہلِ مدینہ اور اہلِ حرم کا خون معاف کرنا میرے لئے ممکن نہیں۔ واللہ جب تک ایک ایک حجازی کے قصاص میں دس دس شامیوں کے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سر قلم نہ کرالوں گا، تم سے مفاہمت نہ کروں گا۔"

حصین بن نمیر کو بھی جوش آگیا۔ اُس نے کہا "میں تو آپ کو عرب کے مدبرین میں شمار کرتا تھا لیکن آپ کے جواب نے میرا خیال غلط ثابت کر دیا ہے۔ میں آپ سے راز کی بات کرتا ہوں اور آپ چلّا کر بات کرتے ہیں۔ میں آپ کی خلافت تسلیم کرتا ہوں اور آپ مجھے جنگ کی طرف بلاتے ہیں؟" یہ کہہ کر حصین بن نمیر اپنے لشکر میں واپس چلا گیا اور دوسرے دن مدینہ کی طرف کوچ کیا۔

ابن اثیر کا بیان ہے کہ ابن زبیرؓ نے حصین بن نمیر کو مدینہ کے راستے میں پیغام بھیجا کہ "میرا شام جانا ممکن نہیں، تم لوگ یہیں آ کر بیعت کر لو تو میں تم کو امان دینے کے لئے تیار ہوں۔"

حصین بن نمیر نے جواب میں کہلا بھیجا: "آپ جب تک خود شام نہ آئیں گے کام نہیں بنے گا۔"

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سترھواں باب

تعمیرِ کعبہ ۶۴ھ

(۱)

پیچھے بیان کیا جاچکا ہے کہ محاصرۂ مکہ کے دوران میں کعبہ کی عمارت کو خاصا نقصان پہنچا تھا۔ جب حصین بن نمیر محاصرہ اٹھا کر واپس چلا گیا تو ابنِ زبیرؓ خانۂ کعبہ کی تعمیر و تجدید کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس سے تقریباً بیاسی سال قبل خانۂ کعبہ کی عمارت کو قریش نے از سرِ نو تعمیر کرایا تھا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ بعثتِ نبوی سے پانچ سال پہلے حوادثِ زمانہ سے کعبہ کی عمارت بہت بوسیدہ ہوگئی تھی اور اس کے انہدام کا خطرہ پیدا ہوگیا تھا[1]۔ قریش نے اس خطرہ کو

---

[1] ایک روایت میں ہے کہ کعبہ کو سیلاب نے منہدم کر دیا تھا (تاریخ حرمین الشریفین عبدالسلام ندوی رح)۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک عورت نے کعبہ کو دھونی دی تو غلافِ کعبہ کو آگ لگ گئی اور ہر سمت سے دیواریں پھٹ کر کمزور ہوگئیں۔ اس وقت کعبہ کی عمارت میں مٹی اور چونا لگا ہوا تھا۔ باہر کی جانب دیواروں کے (باقی اگلے صفحہ پہ ملاحظہ فرمائیں)

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھانپ لیا اور چندہ جمع کر کے "باقوم رومی" ایک بڑھئی کی مدد سے از سرِ نو تعمیر کرانا شروع کر دیا[1]۔ ابھی کچھ حصّہ باقی تھا کہ قریش کا سرمایہ ختم ہو گیا اور وہ کام ختم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ جو حصّہ چھوٹ گیا وہ اصل بنیادِ ابراہیمی میں شامل تھا اور بے حد اہم تھا۔ (اسے حجر یا حطیم کہا جاتا ہے)۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ اس حصّے کو بھی عمارتِ کعبہ میں شامل کر کے کعبہ کی از سرِ نو تعمیر کی جائے لیکن بوجوہ عہدِ رسالت میں یہ کام انجام نہ پا سکا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:

(بقیہ فٹ نوٹ پچھلے صفحہ سے آگے) اُوپر سے پردے ڈالے جاتے تھے۔ اور اندرونی جانب میں بالائی حصّے سے پردے باندھے جاتے تھے۔ (خانہ کعبہ از محمد طاہر الکردی)۔

[1] اسی موقع پر وہ مشہور واقعہ پیش آیا جس میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے مختلف قبائل کو ہولناک خانہ جنگی سے بچا لیا۔ ہُوا یہ کہ جب خانہ کعبہ میں سنگِ اسود رکھنے کی باری آئی تو ہر قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ وہی یہ شرف حاصل کرے۔ اس اختلاف سے قریب تھا کہ باہم جنگ ہو جائے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم عین اس موقع پر وہاں تشریف لے آئے اور آپؐ کے بے مثال تدبّر اور فراست کی بدولت یہ معاملہ خوش اسلوبی سے طے ہو گیا۔ حضورؐ نے ایک چادر منگوا کر حجرِ اسود کو اس میں رکھا اور مختلف قبائل کے سرکردہ افراد اس چادر کے کونے پکڑ کر کعبہ کے مشرقی ستون تک لے گئے۔ پھر حضورؐ نے حجرِ اسود کو اپنے دستِ مبارک سے وہاں نصب کیا۔ اُس وقت حضورؐ کی عمر پینتیس برس کی تھی اور آپؐ قریش میں "امین" کے لقب سے مشہور تھے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لولا ان قومك حديثو عهد بالاسلام لهدمت الكعبة فانزلتها بالارض ولجعلت لها بابا شرقيا وبابا غربيا وزدت فيها ستة اذرع من الحجر فان قريشا استقصرتها حينما بنت الكعبة۔

(بخاری کتاب المناسک باب فضل دینانہا)

ترجمہ: "اگر تمھاری قوم جدید الاسلام نہ ہوتی تو میں خانۂ کعبہ کو منہدم کر کے اس کو زمین کے برابر کر دیتا اور شرقاً غرباً اس کے دو دروازے بناتا اور اس میں چھ ہاتھ حجر کا اضافہ کرتا۔ کیونکہ قریش نے جب خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تھی تو اسقدر کمی کر دی تھی"۔

خلفائے راشدینؓ کا دور بھی یونہی گزر گیا۔ جب ۶۴ھ میں اموی لشکر کے محاصرہ کے دوران میں خانۂ کعبہ کو نقصان پہنچا تو ابنِ زبیرؓ نے کعبہ کی عمارت کو رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے متخیلہ نقشہ کے مطابق از سرِ نو تعمیر کرانے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ چنانچہ انھوں نے حج کے موقع پر عامۃ المسلمین کے سامنے اپنے ارادہ کا اظہار کیا۔ حضرت عبداللہ بن عبّاس رضؓ نے رائے دی کہ خانۂ کعبہ کے صرف اس حصّہ کی مرمّت کرانی چاہیئے جو کمزور ہے یا جس کو نقصان پہنچا ہے، باقی عمارت کو بجنسہٖ اسی حالت میں رہنے دیا جائے جس صورت میں وہ عہدِ رسالت میں تھی۔ لیکن ابنِ زبیرؓ شدت سے مصر تھے کہ خانۂ کعبہ کی تعمیرِ و تجدید اشد ضروری ہے۔ انھوں نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"لوگو ہمارا ذاتی مکان گر جائے تو ہم اس کے بنوانے کے لئے ہر قسم کی سعی وجہد سے کام لیتے ہیں۔ اب اللہ کا گھر ہمارے سامنے گرا ہوا ہے، ہم اِس سے کیسے بے اعتنائی برت سکتے ہیں؟"

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد انھوں نے اعلان کیا کہ میں اس معاملہ میں تین دن استخارہ کروں گا اور جس طرح ذاتِ الٰہی میری رہنمائی کرے گی اسی کے مطابق عمل کرونگا۔

(۲)

ابنِ زبیرؓ نے تین دِن استخارہ کیا اور تینوں دن غیب سے ان کے ارادے کی تائید کی گئی۔ اب وہ اپنے ارادے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بالکل تیار ہو گئے۔

نئی عمارت کی تعمیر سے پہلے پرانی عمارت کا گرانا ضروری تھا لیکن کعبہ کا تقدس لوگوں کے دل میں اس طرح جاگزین تھا کہ کسی شخص کو پرانی دیواریں گرانے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ لوگ ڈرتے تھے کہ بیت اللہ کو چھیڑنے کی پاداش میں کہیں قہرِ الٰہی کا نشانہ نہ بن جائیں۔ کہتے ہیں کہ اس موقع پر حضرت عبداللہ بن عباسؓ بھی مکہ سے باہر چلے گئے۔

ابنِ زبیرؓ نے لوگوں کے وہم اور خوف کو بھانپ لیا۔ وہ اللہ کا نام[۱] لے کر خود دیوار پر چڑھ گئے۔ اور ایک پتھر اکھاڑ کر گرا دیا۔ لوگوں کے دِل سے اب سارا خوف جاتا رہا اور انھوں نے پرانی دیواروں کو گرانا شروع کر دیا جب ساری دیواریں گر گئیں تو بنیادوں کی کھدائی شروع ہو گئی۔ ابنِ زبیرؓ نے حطیم کا چھوٹا ہوا حصہ بھی کعبہ کی حدود میں شامل کر دیا۔ اس طرح کعبہ کی نئی حدود پرانی حدود سے دس ہاتھ بڑھ گئیں۔ تعمیر کے دوران میں ابنِ زبیرؓ نے حدودِ کعبہ کے چاروں طرف کپڑے (یا بروایتِ دیگر لکڑی) کے پردے لگوا دیئے

---

[۱] بعض روایتوں میں ہے کہ دیوار پر چڑھ کر پہلا پتھر اکھاڑنے والا کوئی اور شخص تھا۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس سے ایک مقصد تو یہ تھا کہ لوگ طواف کر سکیں اور دُوسرا یہ کہ اللہ کے گھر کی تعمیر تماشہ گاہ نہ بننے پائے۔ اس کے ساتھ ہی ابنِ زبیر رضؓ نے حکم دیا کہ ابرہہ اشرم شاہِ حبش کے تعمیر کردہ کنیسہ کا تمام سامان کھود کر مکہ سے مکہ لایا جائے۔[۱] چنانچہ اس کنیسہ کا تمام بیش قیمت سامان خانۂ کعبہ کی تعمیر پر صرف ہُوا۔ کعبہ کی پرانی عمارت میں صرف ایک دروازہ تھا اور دو

---

[۱] یہ مشہور کنیسہ ابرہہ اشرم شاہِ حبش نے ڈیڑھ صدی قبل کعبہ کی مرکزیت کو توڑنے کے لئے یمن میں تعمیر کرایا تھا۔ اس کنیسہ کی تعمیر پر بے شمار روپیہ صرف کیا گیا۔ جب اس کی عمارت مکمّل ہوئی تو فی الواقع خوب صُورتی اور شان وشوکت کے لحاظ سے عرب بھر میں اس کا جواب نہ تھا۔ اس کنیسہ کے ستون سنگِ رخام کے تھے اور عمارت میں جگہ جگہ قیمتی پتھر لگائے گئے تھے۔ پچی کاری اور نقّاشی کا کام اتنا عمدہ تھا کہ انسان دیکھ کر دنگ رہ جاتا تھا۔ ابرہہ نے اہلِ عرب کو ترغیب دی کہ وہ کعبہ کی بجائے اس کنیسہ کا حج کیا کریں۔ اہلِ عرب اگرچہ مُشرک اور بُت پرست تھے لیکن کعبہ کو وہ اپنا مرکز سمجھتے تھے اور اس کی توہین کسی صُورت میں برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ابرہہ کی جسارت کا جواب بنی کنانہ کے ایک غیوُر عرب نے یوُں دیا کہ رات کو اس کنیسہ میں غلاظت پھینک دی۔ (یا وہاں رفع حاجت سے فارغ ہو لیا)۔ ابرہہ اس واقعہ پر اتنا برہم ہُوا کہ اس نے کعبۃ اللہ کو ملیا میٹ کرنے کا ارادہ کر لیا چنانچہ اُس نے ایک جرار لشکر اور ہاتھیوں کے ایک غول کے ہمراہ مکّہ پر چڑھائی کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی خود حفاظت کی اور اس لشکر کو تباہ کر دیا۔ سُورۂ اَلَم تَرَکَیفَ میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی قریش نے عمداً کافی بلندی پر رکھا تھا تاکہ اُن کی اجازت کے بغیر کوئی شخص کعبہ کے اندر داخل نہ ہو سکے۔ ابنِ زبیرؓ نے نئی عمارت کی اس طرح تعمیر کی جیسی کہ رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم چاہتے تھے۔ انھوں نے اُس میں شرقی و غربی دو دروازے رکھلائے جو زمین سے ملے ہوئے تھے۔ ہر دروازے کی لمبائی گیارہ ہاتھ تھی اور ہر ایک کے دو کواڑ تھے۔ پرانی عمارت کی بلندی اٹھارہ ہاتھ تھی۔ جب ابنِ زبیرؓ اٹھارہ ہاتھ اُونچائی رکھ چکے تو دیکھا کہ حطیم کو شامل کرنے کی وجہ سے یہ اونچائی کم معلوم ہوتی ہے لہٰذا دیواریں نو ہاتھ اور اونچی کر دیں۔ اس طرح دیواروں کی بلندی ستائیس ہاتھ ہو گئی۔ اس کے علاوہ انھوں نے رکنِ شامی کی طرف ایک زینہ اُوپر جانے کے لئے بنوایا اور اسے سونے سے مزیّن کیا۔ کعبہ کے اندر چار ستُون بنوائے اور چھت پر پرنالہ رکھا جو حطیم میں گرتا تھا۔

(۳)

ابنِ زبیرؓ ۱۷ رجب ۶۴ھ کو کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے۔ یہ شاید اُن کی زندگی کا سب سے مسرّت بخش دِن تھا۔ اُس دِن انھوں نے نئی عمارتِ کعبہ کو اندرونی اور بیرونی جانب سے اُوپر سے نیچے تک مشک اور عنبر سے بسوایا اور اس پر دیبا کا غلاف چڑھایا[1]۔ شکرانہ کے طور پر انھوں نے

[1] علامہ جلال الدین سیوطی رحؒ کا بیان ہے کہ سب سے پہلے ابنِ زبیرؓ نے کعبہ پر دیبا کا غلاف چڑھایا لیکن دوسرے مؤرخین نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے یہ شرف امیر معاویہ رضؓ نے حاصل کیا۔ ان سے پہلے پلاس اور چمڑے کا غلاف کعبہ پر چڑھایا جاتا تھا۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بہت سے غلام آزاد کئے اور بہت سے اُونٹ اور بکریاں ذبح کیں۔ پھر وہ قریش کی ایک بڑی جمعیت کے ساتھ برہنہ پا گھر سے نکلے اور مقام تنعیم کی مسجدِ عائشہ میں پہنچ کر عمرہ کا احرام باندھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو رسُولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے مطابق ابراہیمی بنیاد پر کعبہ کو تعمیر کرنے کی توفیق عطا کی۔ مکّہ معظمہ میں اس دن ہر طرف تکبیر و تہلیل کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور یوُں معلوم ہوتا تھا گویا عید کا دِن ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابنِ زبیر رضؓ نے سب سے پہلے حجرِ اسود پر چاندی چڑھوائی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ خانۂ کعبہ میں آگ لگنے کی وجہ سے حجر اسود بھی پھٹ گیا تھا۔ اس لئے ابنِ زبیر رضؓ نے اس کو چاندی سے بندھوا دیا۔

کعبہ کی تعمیر ابنِ زبیر رضؓ کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ انھوں نے اس کی تعمیر پر دِل کھول کر روپیہ صرف کیا اور بڑی ہمّت، خلوص اور ایثار سے کام لیا۔ ابنِ زبیر رضؓ کے بعد اگرچہ خانۂ کعبہ کی کئی بار از سرِ نو تعمیر ہوئی تاہم اس کے مشرقی جنوبی اور مغربی حصّے آج بھی اُنھی کی تعمیر کے مطابق ہیں۔

ابنِ زبیر رضؓ جب تک زندہ رہے کعبہ پر ہر سال بڑے اہتمام سے دیبا کا غلاف چڑھاتے رہے۔ اُن کو بیت اللہ شریف اس قدر محبُوب تھا کہ اپنے اوقات کا بیشتر حِصّہ اسی کے اندر ذکرِ الٰہی میں گزارتے تھے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اٹھارواں باب

ابنِ زبیرؓ اور مروان بن حکم

۶۴ھ تا ۶۵ھ

(۱)

یزید کی موت پر حصین بن نمیر مکہ کا محاصرہ اٹھا کر شام چلا گیا اور سارے حجاز پر عبداللہ بن زبیرؓ کا تسلط ہو گیا۔ انھوں نے اپنے بھائی عبیداللہ بن زبیرؓ کو مدینہ کا والی مقرر کیا اور حکم دیا کہ مدینہ سے تمام بنی امیہ کو نکال دیا جائے کیونکہ اُن سے ہر وقت شر انگیزی کا خدشہ رہتا تھا۔

حاکمِ مدینہ نے مروان، اس کے لڑکے عبدالملک اور بنی امیہ کے دُوسرے لوگوں کو فوراً مدینہ سے نکال دیا اور وہ لوگ افتاں وخیزاں شام کی طرف روانہ ہو گئے۔[1]

---

[1] حرہ کے واقعہ سے پہلے بھی بنی امیہ کو مدینہ سے نکالا گیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد وہ پھر مدینہ میں آ گئے تھے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عراق پر عبیداللہ بن زیاد کی حکومت تھی۔ یزید کی موت کی خبر اسے بصرہ میں پہنچی۔ اس نے بصرہ کے لوگوں کو جمع کیا اور یہ تقریر کی :

"بصرہ کے لوگو میں یہیں پیدا ہوا اور یہیں پلا۔ جب سے تمہارا والی مقرر ہوا ہوں میں نے ہر شعبہ کو بے انتہا ترقی دی ہے۔ فوج میں تمہارے جوانوں کی تعداد دوگنی ہو گئی ہے، تمہارے سب دشمنوں کا میں نے خاتمہ کر دیا ہے یا انھیں جیلوں میں ٹھونس دیا ہے۔ تم لوگ دوسرے صوبوں کے لوگوں پر ہر لحاظ سے فوقیت رکھتے ہو۔ یزید کا انتقال ہو گیا ہے۔ تم لوگ اپنے نفع نقصان کو سوچ کر جس کو خلیفہ منتخب کرو گے میں بھی اس کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا۔ اگر تم اپنی جداگانہ خلافت قائم کرنا چاہتے ہو تو اس معاملہ میں بھی تم کسی دوسرے کے محتاج نہیں ہو۔"

اہلِ بصرہ نے ابنِ زیاد کی تقریر سن کر کہا: "اے امیر اپنا ہاتھ بڑھاؤ ہم تمھارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔"

ابنِ زیاد نے پہلے تو کچھ تأمل کیا پھر اس نے اہلِ بصرہ کے اصرار پر اپنا ہاتھ بڑھا کر اپنی خلافت کی بیعت لے لی۔

اہلِ بصرہ نے اس وقت تو بیعت کر لی لیکن جب باہر نکلے تو ابنِ زیاد سے نفرت کے جذبات نے جوش مارا اور ابنِ زیاد کی بیعت پر پشیمان ہو گئے۔ اپنے ہاتھوں کو دیوانہ وار دیواروں پر رگڑتے اور کہتے: "ابنِ مرجانہ

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ سمجھتا ہے کہ ہم اختلاف اور اتفاق ہر حال میں اس کی اطاعت کریں گے۔"

اُدھر ابنِ زیاد نے اہلِ بصرہ کی بیعت سے فارغ ہو کر اہلِ کوفہ کی طرف اپنا قاصد یہ پیغام دے کر روانہ کیا کہ اہلِ بصرہ نے میری بیعت کر لی ہے۔ تم لوگ بھی اس معاملہ میں ان کا ساتھ دو۔ کوفہ میں اُس وقت خونِ حسین رضؓ کے انتقام کی آگ بھڑک چکی تھی اور لوگ ابنِ زیاد سے سخت متنفر تھے۔ انھوں نے ابنِ زیاد کے قاصد پر سنگریزے پھینکے اور جواب دیا: "خدا نے ہمیں ابنِ سمیّہ سے نجات دی ہے۔ اب ہم اُس کی اطاعت ہرگز نہ کریں گے۔"

جب اہلِ بصرہ کو اہلِ کوفہ کے جواب کا علم ہُوا تو انھوں نے کھلم کھلا ابنِ زیاد کی مخالفت شروع کر دی۔ ایک شخص مسلمہ بن ذویب تمیمی نے عبداللہ بن زبیر رضؓ کی بیعت لینی شروع کی اور بصرہ کے ہزاروں لوگوں نے مسلمہ کے ہاتھ پر عبداللہ بن زبیر رضؓ کی بیعت کر لی۔ ابنِ زیاد اب ہر طرف سے مخالفتوں کے طوفان میں گھِر گیا۔ بصرہ میں اُس کا قیام ہلاکت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ ایک دن مُنہ پر نقاب ڈال کر چپکے سے بصرہ سے نِکل بھاگا اور چھپتا چھپاتا شام جا پہنچا۔

زیاد کے فرار کے بعد اہلِ بصرہ نے عبداللہ بن حرث کو اپنا والی مقرر کر لیا، اور عبداللہ بن زبیر رضؓ کی خلافت کو تسلیم کر لیا۔ اہلِ کوفہ نے اہلِ بصرہ کا حال سُنا تو انھوں نے بھی ابنِ زیاد کے مقرر کردہ حاکم عمرو بن حرث

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو کوفہ سے نکال دیا اور عبداللہ بن زبیر رض کو خلیفہ تسلیم کر لیا۔ گویا اس طرح سارے عراق میں عبداللہ بن زبیر رض کی حکومت قائم ہو گئی۔ اہلِ بصرہ اور اہلِ کوفہ کی طرف سے قبولِ بیعت کی اطلاع ملنے پر ابنِ زبیر رض نے ان دونوں شہروں میں اپنے والی مقرر کر دیئے۔

(۲)

شام میں یزید کی موت کے بعد اس کا نوجوان بیٹا معاویہ تختِ نشین ہوا۔ یہ نہایت نیک اور دیندار شخص تھا۔ جب شام کے لوگوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی تو وہ بیمار تھا۔ طبعاً بھی وہ حکومت کے جھگڑوں میں پڑنا پسند نہیں کرتا تھا۔ بیعت کے چالیس دن بعد وہ خلافت سے دست بردار ہو گیا اور مجمع عام میں یہ تقریر کی:

"لوگو میں حکومت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ تم لوگوں نے مجھے زبردستی خلیفہ بنا دیا ہے۔ میری خواہش تھی کہ ابوبکر صدیق رض کی طرح کسی کو اپنا جانشین نامزد کر دوں یا عمر فاروق رض کی طرح چھ آدمیوں کی مجلس شوریٰ بنا دوں کہ میرے بعد موزوں ترین آدمی کو خلیفہ چن لے لیکن نہ مجھے عمر فاروق رض جیسا کوئی آدمی نظر آیا اور نہ مجلسِ شوریٰ کی رکنیت کے لئے موزوں آدمی نظر آئے۔ میں اس منصب سے دست بردار ہوتا ہوں۔ تم لوگ جس کو مناسب سمجھتے ہو اپنا خلیفہ منتخب کر لو۔"

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خلافت سے دست برداری کے بعد معاویہ خانہ نشین ہو گیا اور چند دنوں کے بعد وفات پائی۔ معاویہ بن یزید کی خلافت سے دستبرداری کی خبر سن کر عبدالرحمٰن بن جحدم حاکم مصر نے بھی بنی امیہ کی حکومت کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکا اور عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت تسلیم کر لی۔ گویا اب حجاز، عراق اور مصر پر عبداللہ بن زبیرؓ کا کامل اقتدار تھا۔ صرف شام کا صوبہ باقی رہ گیا۔ معاویہ بن یزید کی وفات پر وہاں جو واقعات رونما ہوئے وہ بڑے دوررس نتائج کے حامل تھے۔

(۳)

امیر معاویہؓ اور یزید کی زندگی میں دمشق بنی امیہ کی طاقت کا مرکز تھا۔ معاویہ بن یزید کے چند روزہ دورِ حکومت کے بعد یہ طاقت دو دھڑوں میں بٹ گئی۔ بنو قیس اور بنو کلب کے طاقتور قبائل بنی امیہ کے دست و بازو تھے۔ بنو قیس نے ابنِ زبیرؓ کی حمایت پر کمر باندھی اور بنو کلب نے اعلان کر دیا کہ وہ خلافت کو بنی امیہ سے باہر نہیں جانے دیں گے۔ بنو قیس کے سردار ضحاک بن قیس والئ دمشق، نعمان بن بشیر حاکمِ حمص، اور زفر بن حارث حاکم قنسرین ابنِ زبیرؓ کے پرجوش حامیوں میں تھے۔ ادھر بنو کلب کا سردار حسان بن مالک کلبی والئ فلسطین بنو امیہ کا زبردست حامی تھا۔[1]

عین اس افراتفری کے عالم میں مروان بن حکم اپنے اہل و عیال کے

---

[1] ایک روایت میں ہے کہ فلسطین کے ایک حصے پر نائل بن قیس حکمران تھے اور وہ ابنِ زبیرؓ کے حامی تھے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمراہ مدینہ منورہ سے دمشق پہنچا۔ شام کے حالات دیکھ کر وہ سخت بددل ہوا۔ اور ارادہ کیا کہ ابنِ زبیرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لے۔ اتفاق سے اسی زمانے میں ابنِ زیاد بھی بصرہ سے بھاگ کر دمشق پہنچا۔ اس نے مروان کی ہمت بندھائی اور کہا کہ ہم کو بنی اُمیہ کا اقتدار بحال کرنے کے لئے جدوجہد کرنی چاہیئے۔ مروان نے اس مشورہ کو قبول کر لیا اور ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیئے۔ سب سے پہلے اس نے حسان بن مالک کلبی والیٔ فلسطین کو بنو امیہؓ کی حمایت میں عملی قدم اٹھانے کے لئے ابھارا۔ حسان نے ضحاک بن قیسؓ والیٔ دمشق کو ایک خط لکھا جس میں بنی امیہؓ کی خوبیاں اور احسانات بیان کئے گئے تھے اور ضحاکؓ سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اس خط کو دمشق کی جامع مسجد میں مجمع عام کے سامنے پڑھ کر سُنا دیں۔ جب حسان کا قاصد یہ خط لے کر ضحاکؓ کے پاس پہنچا تو انھوں نے اس خط کو لوگوں کے سامنے پڑھنے سے انکار کر دیا۔ حسان کا قاصد اب خود منبر پر چڑھ بیٹھا اور یہ خط لوگوں کو سُنا دیا اس خط کے پڑھنے کی دیر تھی کہ جامع دمشق میں ہنگامہ بپا ہو گیا۔ بنی امیہؓ اور ابنِ زبیرؓ کے حامی ایک دوسرے سے اُلجھ پڑے۔ بڑی مشکل سے انھیں الگ کیا گیا۔

ضحاک بن قیس رضؓ دمشق کے والی ہونے کی حیثیت سے امن و قانون کے محافظ بھی تھے۔ اس صورتِ حال سے انھیں سخت تکلیف ہوئی ہوا کا رُخ بتا رہا تھا کہ اگر بنی امیہؓ اور ابنِ زبیرؓ کے حامیوں میں مفاہمت کی کوئی صورت پیدا نہ ہوئی تو مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔ ضحاک

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے خانہ جنگی روکنے کے لئے عمائد بنی امیہّ کے پاس پیغام بھیجا کہ اس نزاع کو باہمی گفت و شنید کے ذریعے طے کرنا چاہیئے۔ بنی امیہّ نے متفق ہو کر فیصلہ کیا کہ جابیہ کے مقام پر ایک مجلسِ عام منعقد کی جائے۔ جس میں دونوں فریق اپنا اپنا نقطۂ نگاہ پیش کریں۔ ضحاک اس کانفرنس میں شرکت کے لئے آمادہ ہو گئے لیکن ابنِ زبیرؓ کے دُوسرے حامیوں کو بنی امیہّ پر قطعًا اعتماد نہ تھا۔ وہ جابیہ جانے پر رضامند نہ ہوئے اور ضحاک پر بھی زور دیا کہ وہ جابیہ ہرگز نہ جائیں اور جس بات کو حق سمجھتے ہیں، نتائج کی پروا کئے بغیر لوگوں کو علانیہ اس کی دعوت دیں۔ ضحاک نے اپنے حامیوں کے اصرار سے مجبور ہو کر جابیہ جانے کا ارادہ منسُوخ کر دیا۔ اور اپنے ہم خیال لوگوں کے ساتھ "مرجِ راہط" میں مقیم ہو گئے۔ ضحاک کے دمشق سے ہٹنے کے بعد بنی امیہّ کے ایک حامی یزید بن ابی النمس نے ان کے نائب کو دمشق سے نکال کر خزانہ اور اسلحہ پر قبضہ کر لیا اور مال اور اسلحہ سے مروآن کی بڑی مدد کی۔

(۴)

جابیہ میں بنی اُمیّہ کے تمام حامی بڑے اہتمام سے جمع ہوئے اور مسئلۂ خلافت کو موضوعِ بحث بنایا۔ یہ بحث چالیس دِن تک جاری رہی۔ کسی ایک شخص پر لوگوں کا اتفاق نہ ہوتا تھا۔ کچھ لوگ خالد بن یزید کو خلافت کا مستحق سمجھتے تھے تو کچھ عمرو بن سعید بن عاص کو۔ اسی طرح ایک گروہ مروآن بن حکم کی حمایت کرتا تھا۔ آخر چالیسویں دن روح بن زنباع جذامی کی تحریک اور حصین بن نمیر کی تائید سے یہ قرارداد پیش کی گئی کہ اس وقت بنی امیہّ کے جہاندیدہ اور تجربہ کار بزرگ

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مروان بن حکم کو خلیفہ منتخب کیا جائے اور اس کے بعد خالد بن یزید خلیفہ ہو۔ خالد کے بعد عمرو بن سعید بن عاص خلیفہ بنیں۔"

یہ قرارداد تمام لوگوں نے متفقہ طور پر منظور کر لی۔ اور ذیقعد ۶۴ھ کو بنو امیہ بنو کلب اور ان کے حامیوں نے مروان بن حکم کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد مروان تیرہ ہزار جنگجوؤں کے ہمراہ مرج راہط کی طرف بڑھا۔ جہاں ضحاک رض بن قیس اور ابنِ زبیر رض کے دوسرے حامی قریباً چالیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ مقیم تھے۔ بیس روز تک دونوں جماعتوں کے درمیان خونریز جنگ ہوئی لیکن کوئی فیصلہ ہونے میں نہ آتا تھا۔ بظاہر ابنِ زبیر رض کے حامیوں کا پلہ بھاری تھا۔

مروان نے ضحاک رض کے پاس صلح کا پیغام بھیجا کہ لڑائی بند کر دی جائے اور شرائط صلح طے کر لی جائیں۔ ضحاک رض نے منظور کر لیا اور اپنے لشکر کے ہمراہ مطمئن ہو کر پیچھے پلٹ آئے۔ رات کو بنی امیہ نے بدعہدی کر کے شبخون مارا۔ ضحاک رض بن قیس اور بنو قیس کے اسّی نامور سردار اپنے چھ سو آدمیوں کے ہمراہ مقتول ہوئے۔ دوسرے لوگ ادھر اُدھر منتشر ہو گئے[1]۔ جنگ مرج راہط نے شام میں بنی امیہ کے تمام مخالفین کا خاتمہ کر دیا۔ یہ جنگ محرم ۶۵ھ میں ہوئی۔

(۵)

مرج راہط کی جنگ سے صرف شام ہی میں بنی امیہ کا اقتدار بحال نہیں

---

[1] زفر بن حارث نے بھاگ کر قرقیسیا میں پناہ لی۔ ناتل بن قیس ابنِ زبیر رض کے پاس چلے گئے۔ حضرت نعمان بن بشیر رض کو حمص کے نواح میں اموی فوج نے پکڑ لیا اور قتل کر کے ان کا سر لے جا کر ان کی بیوی کی گود میں ڈال دیا۔"

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا بلکہ اس نے تمام عالمِ اسلام میں بنو امیہؓ کی حکومت کے لئے راستہ ہموار کر دیا۔ عجیب بات ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضؓ نے شام کی سیاسی ابتری سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ اگر وہ شام میں اپنے حامیوں کو بروقت مدد پہنچا دیتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ بنی امیہ کا اقتدار ہمیشہ کے لئے نہ ختم ہو جاتا۔ شام پر قبضہ کے بعد مروانؔ نے مصر کا رُخ کیا۔ وہاں ابنِ زبیر رضؓ کی طرف سے عبدالرحمٰن بن جحدم والی تھے۔ وہ اموی لشکر کے مقابلہ کے لئے نکلے لیکن دُوسری طرف سے عمرو بن سعید بن عاص اموی مصر میں داخل ہو گئے۔ عبدالرحمٰن گھبرا گئے اور ہتھیار ڈال دیئے۔ اس طرح بغیر کسی کُشت و خون کے مصر پر مروانؔ کا قبضہ ہو گیا۔

اب یعنی ۶۵ھ میں عالمِ اسلام کی کیفیت یہ تھی کہ حجاز اور عراق پر عبداللہ بن زبیر رضؓ کا قبضہ تھا اور شام اور مصر مروانؔ کے زیرِ اقتدار تھے۔ یعنی بیک وقت عالمِ اسلام میں دو خلیفے تھے۔ دولت و حشمت میں بنی اُمیہ بلا مبالغہ ابنِ زبیر رضؓ پر فوقیت رکھتے تھے لیکن زہد و اتقا صبر و استقامت اور احکامِ شریعت کی بجا آوری میں ابنِ زبیر رضؓ کا ثانی بنی امیہؓ میں کوئی نہ تھا۔ ابنِ زبیر رضؓ ایک نیک نیت آدمی تھے۔ جوڑ توڑ کے ماہر اور سیاسی شاطر نہیں تھے۔ وہ نیک نیتی سے بنی امیہؓ کو برحق نہیں سمجھتے تھے اسی لئے محض اللہ کے بھروسے پر بیسیوں پریشانیوں کے باوجود آخری دم تک بنی امیہؓ کے مقابلے پر ڈٹے رہے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انیسواں باب

توّابین

(۱)

جس وقت مصر میں خلافت کا ہنگامہ بہ پا تھا۔ کوفہ میں ایک تحریک نے سر اٹھایا۔ اس تحریک میں وہ لوگ شامل تھے جنھوں نے ہزارہا خطوط بھیج کر حضرت امام حسین رضؓ کو کوفہ آنے کی دعوت دی تھی جب وہ تشریف لائے تو عین منجدھار میں ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور یزیدی لشکر کے خوف سے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے۔ کربلا کے حادثۂ الیمہ کے بعد ان کے ضمیر کی چبھن انھیں چین نہیں لینے دیتی تھی۔ پشیمان تو تھے لیکن منظّم طور پر انتقامِ حسین رضؓ کی آواز بلند نہ کر سکتے تھے آخر انھیں ایک جانباز رہنما مل گیا جس نے انھیں انتقامِ حسین رضؓ پر کھلم کھلا ابھارا اور اس مقصد کے لئے انھیں متحد اور منظّم ہونے کی تلقین کی۔ یہ راہ نما سلیمان رضؓ بن صرد تھے"

(۲)

ابو مطرف سلیمان رضؓ بن صرد الخزاعی نبیؐ اکرم ص کے صحابی تھے۔ زمانۂ جاہلیت

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں ان کا نام لیسار تھا۔ سرورِ کونین صلعم نے بدل کر سلیمان رکھا۔ سلیمان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پرجوش حامیوں میں تھے۔ اور کئی لڑائیوں میں شیرِ خدا کی حمایت میں انھوں نے اپنی شجاعت کے جوہر دکھائے تھے۔ زبردست جنگجو تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے وقت وہ بے حد ضعیف ہو چکے تھے لیکن سینے میں شیر کا دل دھڑک رہا تھا۔ اب حضرت امام حسن رض کی حمایت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ اُن کی وفات کے بعد سلیمان رض کی وفاداریاں امام حسین رض کی طرف منتقل ہو گئیں۔ سلیمان رض کا قیام کوفہ میں تھا۔ خزیمہ کے محلے میں ان کا مکان تھا۔ نہایت عابد و زاہد تھے اور اپنی قوم میں بہت با اثر تھے۔ کوفہ میں جب امام حسین رض کے حامیوں کی جماعت بنی تو اس کی تنظیم میں سلیمان رض نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ ان کا گھر حامیانِ حسین رض کا مرکز تھا۔ اور یہاں ہی سے امام حسین رض کو کوفہ تشریف لانے کے دعوت نامے بھیجے جاتے تھے۔ لیکن فلکِ پیر کی شعبدہ بازی ملاحظہ ہو کہ جب مسلم بن عقیل رض شہید ہوئے اور امام حسین رض میدانِ کربلا میں تشریف لے آئے تو سلیمان رض اور ان کے ساتھی ان کی کچھ مدد نہ کر سکے۔ حادثۂ کربلا کے بعد وہ بہت شرمسار ہوئے۔ ہر وقت روتے رہتے تھے۔ ان کی زندگی کا اب ایک ہی مقصد رہ گیا تھا کہ کسی طرح حسینِ مظلوم رض کا اُن کے قاتلوں سے انتقام لیں تاکہ ان کی گزشتہ فروگزاشت کی تلافی ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے انھوں نے اپنی جان کی بازی لگا دی۔

(۳)

حضرت سلیمان رض کی طرح کوفہ میں اور بھی ہزاروں لوگ ایسے تھے جو امام حسین رض سے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وعدہ شکنی پر سخت نادم تھے۔ اور خونِ حسینؓ کا انتقام لینے کے لئے بے چین تھے۔ سلیمانؓ نے جو بانوے برس کے بوڑھے تھے اور اپنے زہد و اتقاء کے باعث اہلِ کوفہ میں نہایت عزّت و احترام سے دیکھے جاتے تھے، لوگوں کو اس مقصد کے لئے بلایا تو انھوں نے فوراً اُن کی آواز پر لبیک کہا اور کم و بیش سولہ ہزار آدمیوں نے کتاب اللہ، سنتِ رسول اللہ اور انتقامِ خونِ حسینؓ پر سلیمانؓ بن صرد کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ انہی ایام میں مختار بن ابو عبید ثقفی کوفہ میں وارد ہوا اور اس نے بھی لوگوں کو خونِ حسینؓ کے انتقام کی دعوت دی لیکن اہلِ کوفہ نے سلیمانؓ کو مختار پر ترجیح دی اور بہت کم لوگوں نے مختار کا ساتھ دیا مختار کی ترکتازیوں کے مفصل حالات آگے آئیں گے۔

سلیمانؓ کی تحریک کا جب عام چرچا ہُوا تو عبداللہ بن یزید انصاری کو جو عبداللہ بن زبیرؓ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے، امن و امان میں خلل کا اندیشہ لاحق ہُوا۔ تاہم وہ پریشان نہ ہوئے۔ کیونکہ یہ تحریک حقیقتاً بنی امیّہ کے خلاف تھی۔ اس موقع پر انھوں نے حکمتِ عملی سے کام لیا اور اعلان کر دیا کہ ہم لوگوں کو حضرت حسینؓ کی مظلومانہ شہادت کا سخت رنج ہے۔ جو لوگ ان کے قاتلوں کے خلاف لڑنا چاہتے ہیں وہ بے شک خروج کریں۔ ہماری طرف سے اُن کیلئے امان ہے۔ ہو سکا تو ہم اُن کی مدد کریں گے۔

(۴)

عبداللہ بن یزید کے اعلان کے بعد سلیمانؓ بن صرد اور ان کے حامیوں نے کھلم کھلا ہتھیار خریدنے شروع کر دیئے تھوڑے ہی عرصہ میں وہ کیل کانٹے سے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیس ہو گئے۔ یہ لوگ جو توابین کہلاتے تھے، ابھی کوفہ ہی میں تھے کہ ۳ رمضان المبارک ۶۵ھ کو اموی خلیفہ مروان نے وفات پائی۔ موت سے پہلے اس نے عبیداللہ بن زیاد کو جزیرہ پر فوج کشی اور قرقیسیا میں زفر بن حارث کے مقابلہ کے لئے بھیج دیا تھا اور ساتھ ہی یہ حکم دیا تھا کہ ان مہمات سے فراغت کے بعد عراق کی طرف بڑھے۔

مروان کے بعد اس کا بیٹا عبدالملک مسندِ حکومت پر بیٹھا۔ عبیداللہ بن زیاد اس وقت جزیرہ کی مہم سے فارغ ہو چکا تھا اور قرقیسیا کا محاصرہ کئے پڑا تھا قرقیسیا شام اور عراق کے درمیان ایک اہم سرحدی ضلع تھا۔ اس پر زفر بن حارث عبداللہ بن زبیرؓ کی طرف سے حاکم تھا۔ زفر بن حارث نے نہایت پامردی سے ابنِ زیاد کا مقابلہ کیا اور اسے قرقیسیا پر قابض نہ ہونے دیا۔ اسی اثنا میں مروان کی وفات کی خبر عبیداللہ کو پہنچی اور وہ محاصرہ سے بددل ہو کر موصل چلا گیا عبدالملک نے اسے موصل کا گورنر مقرر کر دیا اور ساتھ ہی حکم دیا کہ مروان نے جس کام پر اس کو مامور کیا تھا اس کو بھی پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ عبیداللہ بن زیاد آئندہ پروگرام کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ اسے توابین کے خروج کی اطلاع ملی اور وہ ان کے مقابلہ کی تیاریاں کرنے لگا۔

(۵)

ربیع الثانی ۶۵ھ کا چاند دیکھ کر سلیمانؓ بن صرد نے اعلانِ عام کر دیا

"لوگو! جس کو رضائے الٰہی اور روزِ آخرت کی بہتری مطلوب ہو، وہ حسینؓ کا انتقام لینے کے لئے نکلے۔"

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہر طرف سے آوازیں آئیں" اے ابو مطرف ہم آپ کے ساتھ ہیں"
لیکن ایک شخص عبداللہ بن سعد بن نفیل اٹھ کر بآوازِ بلند پکارا۔ "بھائیو! حسین رضؓ کے قاتلوں کی اکثریت تو کوفہ میں موجود ہے ہم کو پہلے اُن سے نمٹنا چاہیئے"

سلیمان رضؓ نے جواب دیا۔" قاتلوں کا سردار ابنِ زیاد ہے۔جب تک ہم اُسے کیفرِ کردار تک نہ پہنچالیں گے دوسری طرف متوجّہ نہ ہوں گے۔جو شخص ہمارے ساتھ نہیں جانا چاہتا وہ بے شک ہمارا ساتھ چھوڑ دے"

یہ کہہ کر وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کوفہ سے نکلے اور نخیلہ میں قیام پذیر ہوئے۔نخیلہ پہنچتے پہنچتے ان کے ساتھ صرف چار ہزار آدمی رہ گئے[1] تھے باقی سب نے بے وفائی کی اور اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

سلیمان رضؓ ساتھیوں کی بے وفائی اور اپنی قلتِ تعداد سے مطلق ہراساں نہ ہوئے۔اور کہا کہ ہمیں اللہ پر بھروسا ہے۔جس بات کا ہم نے عزم کیا ہے اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔تین دن نخیلہ میں قیام کے بعد توّابین کربلا کی طرف روانہ ہوئے۔روانگی کے وقت سلیمان رضؓ نے اپنے لشکر کے سامنے یہ تقریر کی:

"بھائیو! اللہ کو خوب معلوم ہے کہ تم کس ارادے سے گھر سے نکلے ہو اور تمہاری نیت کیا ہے۔تم نے دُنیا کی بجائے آخرت کو پسند کیا ہے، اور جو آخرت کو پسند کرتا ہے وہ دُنیا کی دولت اور لذّات سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔دُنیا کا سودا کرنے والا ذلیل و رُسوا ہوتا ہے۔اے لوگو! ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو اور

---

[1] بعض روایتوں میں یہ تعداد پانچ ہزار اور بعض میں چھ ہزار بیان کی گئی ہے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیکیوں میں سبقت کرو اور جب ظالموں سے مقابلہ کا وقت آجائے تو جہاد کرو کہ جہاد سب اعمال سے بڑھ کر ہے۔ خدا ہم سب کو مصیبت میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

سب لوگوں کی روتے روتے گھگی بندھ گئی۔ سلیمان کی تقریر ختم ہوئی تو ہر طرف سے آمین ثم آمین کی آوازیں بلند ہوئیں۔

(۶)

اگلی صبح توابین میدانِ کربلا میں پہنچے تو فرطِ غم سے اُن کی چیخیں نکل گئیں۔ ہر ایک فرشِ خاک پر لوٹتا تھا اور رو رو کر کہتا تھا: "اے فرزندِ رسولؐ آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر اللہ کی رحمت ہو۔"

سلیمان نے مرقدِ حسین رضؓ کے سامنے کھڑے ہو کر نہایت رقّت سے دُعا مانگی۔ "اے اللہ حسین شہیدؓ پر رحمت نازل فرما۔ واللہ ہم اس کے دین پر ہیں اور اس کے محب ہیں۔ اس کے دشمنوں کے دشمن اور دوستوں کے دوست ہیں۔ اے اللہ ہم نے نبیٔ اکرمؐ کے فرزند سے بے وفائی کی تو ہمارے اس گناہ کو معاف فرما اور ہماری توبہ قبول کر لے۔ اے مولیٰ حسین رضؓ اور اصحابِ حسین رضؓ شہدائے صدیقین پر اپنی رحمت نازل فرما اور قیامت کے دن ہمیں اُن کے ساتھ اٹھا۔"

سلیمان رضؓ دُعا مانگ رہے تھے اور ان کے ساتھی دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ ایک رات اور ایک دن توابین کربلا میں گریہ وزاری

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور توبہ و استغفار کرتے رہے اور پھر ابنِ زیاد سے نبرد آزما ہونے کے لئے میدانِ کربلا سے آگے روانہ ہوئے۔

(۷)

توّابین ۲۱ جمادی الاوّل ۶۵ھ کو "عین الوردہ" کے مقام پر پہنچے۔ ابنِ زیاد نے ان کے مقابلے کے لئے اپنے ایک افسر شرحبیل بن کلاع کو بھیجا۔ توابینِ نہایت بے جگری سے لڑے اور شرحبیل کو شکست دی۔ ابنِ زیاد نے اب مشہور جنگجو حصین بن نمیر کو بارہ ہزار فوج دے کر عین الوردہ روانہ کیا اور دُوسرے دن آٹھ ہزار کا کمکی لشکر ابن ذی الکلاع کی سرکردگی میں بھیج دیا۔

ایک طرف بیس ہزار شامی جنگجو اور دُوسری طرف صرف چار ہزار توّابین تھے لیکن سلیمانؓ ذرا بھی بددل نہ ہُوئے۔ انھوں نے اپنے ساتھیوں کو ثابت قدم رہنے کی تلقین کی اور وصیت کی کہ جب مَیں قتل ہو جاؤں تو مسیب بن نخبہ تمھارے امیر ہوں گے۔ وہ قتل ہو جائیں تو عبداللہ بن سعد علم سنبھالیں گے۔ وہ قتل ہوں تو عبداللہ بن وال اور ان کے بعد رفاعہ امیر ہوں گے۔ اب اپنے نیزے سیدھے کر لو اور تیر کمانوں پر چڑھا لو۔ خدا تمھارے ساتھ ہو۔"

اس کے بعد دونوں لشکروں میں ایسی گھمسان کی جنگ ہُوئی کہ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ توّابین نے اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ شامیوں کے جی چھُوٹ گئے۔ دو دن تک لڑائی کا کوئی فیصلہ نہ ہُوا تیسرے دن شامیوں کی مدد کے لئے دس ہزار کا ایک اور لشکر ادہم باہلی کی

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سرکردگی میں آ پہنچا تو توابین کی تعداد دو دن کی لڑائی میں بہت کم رہ گئی تھی: لیکن وہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرا رہے تھے۔ اپنے سے کئی گنا لشکر پر انھوں نے اس شان سے حملہ کیا کہ شجاعت بھی آفرین پکار اٹھی۔ بوڑھے سلیمانؓ بن صرد جس طرف رُخ کرتے تھے، صفوں کی صفیں الٹ کر رکھ دیتے تھے۔ آخر بہت سے شامیوں نے انھیں گھیر لیا اور برچھیوں اور تلواروں کی بوچھاڑ کر دی۔ سلیمانؓ زخموں سے چُور چُور ہو کر گر پڑے۔ گرتے وقت ان کی زبان پر یہ الفاظ تھے: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ ربِ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوا۔ ربِ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوا۔ شہادت کے وقت اُن کی عمر ۹۳ سال کی تھی۔ بوڑھے شیر کا سر کاٹ کر عبدالملک کو بھیج دیا گیا۔ سلیمانؓ کے باقی ماندہ ساتھی بھی دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہو گئے۔ البتہ چند ایک رات کی تاریکی میں بچ نکلے اور انھوں نے کوفہ پہنچ کر لوگوں کو اس حادثہ کی اطلاع دی۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیسواں باب

فتنۂ خوارج

(۱)

حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ کے عہدِ خلافت میں مسلمانوں میں ایک ایسے فرقے کی بنیاد پڑی۔ جو ڈیڑھ سو سال تک عالمِ اسلام میں نت نئے فتنے اٹھاتا رہا۔ یہ لوگ خوارج تھے۔ جانبازی جرأت و بسالت اور بے جگری میں وہ لوگ اپنی مثال آپ تھے۔ لیکن افسوس کہ اُن کے اِن اوصاف کا صرفہ بے محل ہُوا۔ وہ گمراہی اور ضلالت کی دلدل میں پھنس کر رہ گئے اور خلیفہ ہارون الرشید عبّاسی کے عہدِ خلافت میں اُن کی سیاسی سرگرمیوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا گیا۔ یوں کہنے کو تو عمان ہجر وغیرہ میں ایک لاکھ کے قریب خوارج آج بھی موجود ہیں لیکن عامۃ المسلمین میں ان کا اثر و رسوخ صفر کے برابر ہے۔ قرنِ اوّل میں ان لوگوں نے حق و صداقت اور قیامِ عدل و شریعت کے نام پر سرفروشی کے حیرت انگیز مظاہرے کئے لیکن جہانبانی کے اصولوں سے وہ قطعًا بے بہرہ

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ یہ لوگ جن علاقوں پر قابض ہو جاتے، ان علاقوں کی آبادی پر طرح طرح کے مظالم ڈھاتے اور ان کی جانبازی اور بے جگری سنگدلی کا روپ دھار لیتی یہی وجہ تھی کہ عام لوگوں میں وہ نفرت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے جوں جوں وقت گزرتا گیا خوارج بہت سے فرقوں میں بٹتے گئے۔ ان کے مشہور فرقے یہ تھے۔ نجدات، ازارقہ، جازمیہ، مجہولیہ، صلتیہ، ظفریہ، بیہسیہ، حکمیہ، میمونیہ، صفریہ، حروریہ وغیرہ۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح نے اپنی تصنیف "غنیۃ الطالبین" میں خوارج کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

"خارجیوں کے کئی اسماء والقاب ہیں۔ ان کا ایک نام خوارج ہے، کیونکہ انھوں نے حضرت علی رض ابن ابی طالب پر خروج کیا تھا۔ ان کا ایک اور نام حکمیہ ہے کیونکہ جب ابوموسیٰ اشعری رض و عمرو بن العاص رض حکم نے ثالثی کی تو "حکم صرف اللہ کے لئے" کہہ کر دونوں سے برگشتہ ہو گئے۔ یہ لوگ "حروریہ" بھی کہلاتے ہیں کیونکہ انھوں نے ایک مقام "حروراء" میں پڑاؤ ڈالا تھا۔ ان کو شراقی بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انھوں نے کہا تھا کہ ہم نے اپنی جانوں کو راہِ خدا میں فروخت کر ڈالا۔ اور ان کا نام مارقہ بھی قرار دیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ دین سے برگشتہ ہو گئے اور رسولِ کریم ﷺ ان کی تعریف یوں فرما چکے ہیں کہ وہ دین سے ایسے ہی جدا ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے جُدا ہو جاتا ہے چنانچہ یہ لوگ دینِ اسلام سے منحرف ہو گئے۔ ملّت میں پھوٹ ڈال دی۔ راہِ مستقیم سے بھٹک گئے۔ بادشاہوں پر خروج کیا۔ سرداروں پہ تلواریں چلائیں۔ ان کے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جان و مال کو حلال قرار دیا اور اپنے مخالفین کی تکفیر کی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بُرا بھلا کہتے اور ان سے تبرّا کرتے ہیں۔ نیز انھیں کافر اور گنہگار کہتے ہیں۔"

(۲)

خوارج کی ابتدا یوں ہوئی کہ جنگِ صفّین میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ اور امیر معاویہ رضؓ نے ثالثی کے ذریعہ اپنا جھگڑا چکانے کا فیصلہ کیا تو بارہ ہزار اشخاص کی ایک جماعت "اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ" کا نعرہ لگا کر حضرت علی رضؓ کے لشکر سے الگ ہو گئی اور حروراء کے مقام میں خیمہ زن ہوئی۔ بعد میں انھوں نے عبداللہ بن وہب کی قیادت میں حضرت علی رضؓ کے خلاف باقاعدہ علمِ بغاوت بلند کیا۔ چنانچہ نہروان کے مقام پر خوارج اور حضرت علی رضؓ کے درمیان گھمسان کا رن پڑا۔ خوارج کو عبرتناک شکست ہوئی اور وہ اپنے ہزاروں مقتول اور زخمی میدان میں چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ اب وہ خفیہ ریشہ دوانیوں میں مشغول ہو گئے اور بیک وقت حضرت علیؓ، امیر معاویہؓ اور عمرو بن العاص رضؓ کو قتل کرنے کی سازش کی۔ حضرت علی رضؓ رمضان المبارک ۴۰ھ کو ایک خارجی عبدالرحمٰن بن ملجم کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ امیر معاویہ رضؓ اور عمرو بن عاصؓ حسنِ اتفاق سے بچ گئے۔ امیر معاویہ رضؓ کے عہد میں بھی خوارج چین سے نہیں بیٹھے انھیں جب موقع ملتا، آمادۂ شورش ہو جاتے لیکن امیر معاویہؓ اپنے حسنِ تدبیر سے ہمیشہ ان کی بغاوتوں کو ناکام بنا دیتے۔ امیر معاویہ رضؓ کے بعد جب حصین بن نمیر نے مکہ کا محاصرہ کیا تو خوارج کے دو ممتاز گروہ نجدات اور ازارقہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضؓ کی امداد پر کمربستہ ہوئے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے وہ مکہ پہنچے اور ابن زبیرؓ

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے گفت گو کی طرح ڈالی۔ اس گفتگو کی تفصیل سولھویں باب میں آچکی ہے۔ چونکہ ابن زبیر رضؓ حضرت عثمان رضؓ، علی رضؓ، طلحہؓ، زبیرؓ وغیرہ ہم کے خلاف خوارج کے عقیدہ سے اتفاق کرنے پر راضی نہ ہوئے[1]۔ اس لئے نجدات و ازارقہ ان کی امداد کے خیال سے دستکش ہو کر یمامہ و اہواز کو نکل گئے۔ اس واقعہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضؓ کی بلند کرداری کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ دنیا کو دین پر ترجیح دینے کے لئے کسی صورت میں رضامند نہ ہوئے۔ اگر وہ ایک دُنیا پرست سیاسی شاطر ہوتے تو ہر صورت میں خارجی جنگجوؤں کی حمایت حاصل کر لیتے اور بنی امیہ کی حکومت کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکتے لیکن وہ اپنے عقیدہ و اصول پر چٹان کی طرح جمے رہے اور انتہائی مصیبت کے وقت بھی ریاکاری اور منافقت سے کام نہ لیا۔"

(۴)

زمانہ کے انقلابات دیکھئے کہ خوارج نے عبداللہ بن زبیرؓ کی حمایت میں اپنی تلواریں

---

[1] خوارج کے مختلف فرقوں کے عقائد میں خاصہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان کے چند اہم فرقوں کے عقائد درج ذیل ہیں:

نجدات۔ دروغ گوئی اور گناہ صغیرہ پر اصرار شرک ہے۔ حضرت عثمان رضؓ، علی رضؓ، زبیر رضؓ معاویہؓ، عمرو بن عاص رضؓ، طلحہ رضؓ اور ان کے ساتھی نعوذ باللہ کافر ہو گئے کیونکہ انھوں نے "ان الحکم الا للہ" کے حکم ربانی سے انحراف کیا۔

ازارقہ: عامۃ المسلمین کافر ہیں۔ جہاد سے جی چرانے والا مومن و مسلم نہیں بن سکتا فتنہ سے بچنے کے لئے عزلت گزین ہونا بھی کفر ہے۔ اس لئے سارا دارالاسلام دورِ فتنہ میں دارالحرب کی حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں کے باشندوں کا قتل (باقی اگلے صفحہ پر دیکھیں)

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیام سے باہر نکالنے پر آمادگی کا اظہار کیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد وہی خوارج عبداللہ بن زبیر رضؓ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔

جن دنوں بنی امیہؓ اور توابین کے درمیان عین الوردہ میں معرکۂ جنگ بپا تھا۔ خوارج نے نافع بن ازرق کی قیادت میں ابن زبیر رضؓ کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا۔ خوارج کے لشکر نے دولاب علاقہ اہواز کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ ابنِ زبیر رضؓ کے عاملِ بصرہ عبداللہ بن حرث نے مسلم بن عبیس کو خوارج کے مقابلے پر روانہ کیا۔ ماہِ جمادی الآخر ۶۵ھ میں مسلم بن عبیس کے لشکر اور خوارج کا مقابلہ دولاب کے مقام پر ہوا۔ بڑی خون ریز جنگ ہوئی جس میں مسلم اور نافع دونوں مارے گئے۔ اہلِ بصرہ نے مسلم کی جگہ حجاج باب کو اپنا امیر بنایا اور خوارج نے عبداللہ بن ماخوز تمیمی کو اپنا قائد مقرر کیا۔ لڑائی جاری تھی کہ حجاج بھی مارا گیا۔ اب بصریوں نے حارثہ بن زید کو اپنا امیر چنا۔ وہ نہایت بہادری سے لڑا لیکن خارجیوں کے دباؤ کے سامنے نہ

(پچھلے صفحہ سے آگے) ان کے بچوں کا قتل اور مال کا غصب کرنا جائز ہے۔ گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہے۔ غیر خارجیوں سے رشتۂ مناکحت قائم کرنا یا ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہے۔

ظفریہ: جنت و دوزخ یا عام پیغمبروں کے انکار سے کفر لازم نہیں آتا۔ البتہ خدا کا انکار یا اس کی ذات سے عدم واقفیت کافر بنا دیتی ہے۔

میمونیہ: سورۂ یوسف قرآن کا جزو نہیں اور پوتیوں، نواسیوں، بھانجیوں اور بھتیجیوں سے نکاح جائز ہے۔

خوارج کی الگ اپنی فقہ ہے۔ عبداللہ بن زید یحییٰ بن کامل، سعید بن ہارون وغیرہ ان کے مشہور فقہا میں سے ہیں۔ انھوں نے عقاید و مسائل شرعیہ میں کتابیں لکھی ہیں "

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ٹھہر سکا اور اپنے بچے کھچے لشکر کے ہمراہ اہواز کی طرف پسپائی اختیار کی۔ فتح مند خارجی لشکر نے اب بصرہ کا رُخ کیا۔ ادھر اہلِ بصرہ نے ایک تیز رفتار قاصد کے ذریعہ سارے حالات کی خبر مکہ میں عبداللہ بن زبیرؓ کو پہنچائی۔ انھوں نے عبداللہ بن حرث کو بصرہ کی گورنری سے معزول کر کے حرث بن ربیعہ کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا۔ حرث نے احنفؓ بن قیس کو خوارج کی سرکوبی کے لئے چنا۔ احنفؓ بڑے دُور اندیش اور زیرک آدمی تھے۔ انھوں نے حرث کو مشورہ دیا کہ خوارج کی سرکوبی کے لئے مہلب بن ابی صفرہ سے بہتر کوئی آدمی نہیں ہے۔ مُہلّب بصرہ کے ایک نامور رئیس تھے اور نہایت شجاع اور جنگجو تھے۔ حضرت علیؓ اور ان کے بعد امیر معاویہؓ کے عہد میں انھوں نے خارجیوں کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا تھا۔ خارجیوں کی جنگی چالوں سے وہ خوب آگاہ تھے اور جرأت و بسالت میں بھی وہ خوارج سے بڑھ کر تھے۔ احنفؓ نے خوارج کے مقابلے کے لئے ان کا نام لیا۔ اس وقت وہ ابنِ زبیرؓ کی طرف سے خراسان کے حاکم بن کر جا رہے تھے۔ حرث نے ان سے امداد کی خواہش کی تو مُہلّب نے کہا کہ میری ضرورت کے مطابق سامانِ جنگ اور روپیہ بیت المال سے مہیا کیا جائے تو میں خوارج کی سرکوبی کے لئے آمادہ ہوں۔ حرث نے ابنِ زبیرؓ کو سارے حالات لکھ بھیجے۔ انھوں نے فوراً مہلب کو خوارج کے استیصال کے لئے مقرر کر دیا اور انھیں ضروری سامان اور روپیہ مہیا کر دیا۔ مُہلّب بارہ ہزار جنگجوؤں کے ہمراہ خوارج کے مقابلے پر روانہ ہوئے۔ کئی مقامات پر خوارج سے ان کی خونریز لڑائیاں ہوئیں۔ اہلِ بصرہ کئی لڑائیوں میں محض مُہلّب کی ذاتی شجاعت کی بدولت شکست سے بال بال بچے۔ خوارج

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے ہر جگہ جان توڑ کر مقابلہ کیا لیکن مُہلّب کے سامنے ان کی کچھ پیش نہ چلی۔ آخر اپنے ہزاروں آدمی کٹوا کر اصفہان و کرمان کی طرف پسپا ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد جب مصعب بن زبیر رضؓ، عبداللہ بن زبیر رضؓ کی طرف سے عراق کے حاکم مقرر ہوئے تو خوارج نے پھر سر اٹھایا۔ مصعب نے ان کی سرکوبی کے لئے مُہلّب ہی کو چُنا۔ مُہلّب نے اہواز پہنچ کر انھیں شکستوں پر شکستیں دیں اور بالآخر انہیں دامہرز کی جانب پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اکیسواں باب

مختار بن ابی عبید ثقفی

(۱)

جس دور کے حالات ہم قلمبند کر رہے ہیں۔ اس وقت عالمِ اسلام میں صرف دو طاقتیں تھیں۔ دمشق میں عبدالملک بن مروان کی خلافت اور مکّہ میں ابنِ زبیرؓ کی خلافت۔ اسی زمانے میں مختار بن ابی عبید ثقفی عالمِ اسلام میں ایک تیسری طاقت بن کر ابھرا اور تقریباً ڈیڑھ سال تک دونوں خلافتوں کے لئے ایک عظیم خطرہ بنا رہا۔ مختار بھلا تھا یا بُرا، بہرحال وہ ہماری تاریخ کی ایک اہم شخصیت ضرور ہے، اس لئے کہ اسی شخص نے قاتلانِ حسینؓ کو ان کے کیفرِ کردار تک پہنچایا۔ اگر یہ شخص کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لئے ریشہ دوانیوں اور حیلہ سازیوں سے کام نہ لیتا تو آج وہ کروڑوں مسلمانوں کے نزدیک ایک قومی ہیرو کی حیثیت رکھتا۔ لیکن اس کی قسمت میں سرورِ کائنات ﷺ کی ایک حدیث کا مصداق بننا لکھا تھا اس لیے وہ جادۂ حق سے بھٹک گیا۔ رسولِ اکرم ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بنی ثقیف میں ایک کذّاب اور ایک سفّاک پیدا ہوگا۔ حضرت اسماؓ بنت ابوبکر صدیقؓ کی روایت کے مطابق ان میں سے کذّاب مختار بن ابی عبید ثقفی تھا اور سفّاک حجاج بن یوسف ثقفی۔ مختار عہدِ فاروقی کے نامور مجاہد ابی عبید ثقفی کا بیٹا تھا وہ اپنی ذاتی شجاعت، حوصلہ مندی اور چالاکی کی بدولت قرونِ اوّل کی تاریخ کا ایک اہم کردار بن گیا۔ اُس کے ابتدائی حالات کے متعلق تاریخ میں متضاد روایتیں ملتی ہیں البتہ اتنا پتہ ضرور چلتا ہے کہ وہ کچھ عرصہ ابنِ زیاد کی قید میں رہا۔ واقعۂ کربلا کے بعد وہ ابنِ زیاد کی قید سے رہا ہو کر مکہ پہنچا اور کئی مہینے ابنِ زبیرؓ کی خدمت میں رہا۔ ابنِ زبیرؓ نے اس کی بہت توقیر کی اور اس نے بھی ان کی رفاقت میں کافی سرگرمی دکھائی۔ چنانچہ جب حصین بن نمیر نے مکّہ پر حملہ کیا تو مختار ابنِ زبیرؓ کی طرف سے اموی لشکر کے خلاف نہایت شجاعت سے لڑا۔ اس کے بعد وہ پانچ مہینے اور ابنِ زبیرؓ کے پاس ٹھہرا لیکن در پردہ ان کا مخالف ہوگیا۔ کیونکہ جو توقعات اس نے ابنِ زبیرؓ سے وابستہ کر رکھی تھیں، وہ اُسے پوری ہوتی نظر نہ آئیں۔ ان دنوں واقعۂ کربلا سے عام مسلمانوں کے دل زخمی تھے۔ مختار نے اس واقعہ کا سہارا لے کر مسلمانوں میں ایک نئی تحریک جاری کرنے کا عزم کرلیا اس مقصد کے لئے عراق کی شورش انگیز سرزمین سے بڑھ کر کوئی جگہ نہ تھی۔ مختار کی دُور رس نظروں نے اس حقیقت کو بھانپ لیا اور اس نے کوفہ جا کر اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کا ارادہ کرلیا۔

(۲)

واقعۂ کربلا کے بعد امام زین العابدینؓ اور محمد بن حنفیہؓ نے مکّہ پہنچ کر

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کر لی تھی۔ مختار کو یقین تھا کہ اگر یہ بزرگ اس تحریک کی سرپرستی قبول فرمالیں تو تمام مسلمان اس کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے اور اس کی تحریک کامیابی سے ہم کنار ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ ابنِ زبیرؓ سے در پردہ امام زین العابدین رضؓ سے ملا اور انھیں اپنے مقصد سے آگاہ کیا۔ امام موصوف کا دل دُنیا سے سرد ہو چکا تھا۔ انھوں نے مختار کی تحریک سے بریت کا اظہار کیا۔ پھر وہ حضرت محمد بن حنفیہ رضؓ سے ملا۔ انھوں نے مختار کی سرپرستی کرنے کا اقرار کر لیا۔ امام زین العابدین رضؓ کو معلوم ہُوا تو انھوں نے محمد بن حنفیہ رضؓ کو ہنگامہ سے الگ رہنے کا مشورہ دیا۔ محمد بن حنفیہ رضؓ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے ذکر کیا تو انھوں نے مشورہ دیا کہ تم اس معاملہ میں زین العابدین رضؓ کا مشورہ نہ مانو اور مختار کی تحریک کی ضرور سرپرستی کرو۔ ان دنوں محمد بن حنفیہؓ اور ابنِ عباس رضؓ کے تعلقات ابنِ زبیر رضؓ سے کشیدہ تھے۔ کیونکہ وہ ان دونوں سے بیعت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ مختار نے محمد بن حنفیہ رضؓ کو اپنا حامی پاکر ابنِ زبیر رضؓ سے یہ کہہ کر کوفہ جانے کی اجازت طلب کی کہ میرا وہاں رہنا مکّہ کے قیام سے زیادہ مفید ہوگا۔ ابنِ زبیر رضؓ اسے اپنا خیر خواہ سمجھتے تھے۔ انھوں نے بخوشی اجازت دے دی۔

(۳)

مختار کوفہ پہنچا تو وہاں توابین کا زور تھا۔ لوگ سلیمانؓ بن صرد کی سرکردگی میں بنی امیہ سے نبرد آزما ہونے کے لئے منظم ہو رہے تھے۔ توابین کا مقصد "انتقام حسینؓ" تھا اور مختار کا مقصد بھی بظاہر یہی تھا لیکن وہ اپنی تحریک علیحدہ چلانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے لوگوں سے کہا کہ سلیمانؓ ناتجربہ کار شخص ہیں وہ

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمھیں ہلاک کرادیں گے تم میرے کہنے کے مطابق عمل کرو۔ مجھے مہدیٔ زماں امام محمد بن حنفیہ رضؓ نے تمھارا امیر بنا کر بھیجا ہے تاکہ شہدائے کربلا کا انتقام لوں۔ بہت سے لوگوں نے مختار کی قیادت قبول کرلی۔ چنانچہ جب سلیمانؒ اور ان کے ساتھی جنگ کے لئے کوفہ سے روانہ ہوئے تو مختار اور اس کے حامیوں نے ان سے قطعاً علیحدگی اختیار کرلی اور کوفہ ہی میں جمے رہے۔

توابین کے کوفہ سے جانے کے بعد گورنر کوفہ عبداللہ بن یزید خطمی کو ان کے مشیروں نے رائے دی کہ مختار نہایت خطرناک آدمی ہے وہ ابنِ زبیرؓ کے خلاف محمد بن حنفیہ رضؓ کی خلافت کے لئے راہ ہموار کر رہا ہے۔ عبداللہ بن یزید کو ان کی رائے صائب معلوم ہوئی اور انہوں نے مختار کو قید کر دیا۔ مختار نے قید خانے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کو پیغام بھیجا کہ آپ عبداللہ بن یزید سے میری رہائی کی سفارش کریں میں ابنِ زبیر رضؓ کے خلاف ہرگز بغاوت نہ کروں گا اور اگر بدعہدی کروں تو میرے سب غلام آزاد ہو جائیں گے اور خانۂ کعبہ میں ایک ہزار اونٹیوں کی قربانی مجھ پر فرض ہو جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ بڑے نرم دل بزرگ تھے۔ انھوں نے عبداللہ بن یزید کو مختار کی رہائی کے لئے ایک پرزور سفارشی خط لکھا۔ عبداللہ بن یزید ابنِ عمر رضؓ جیسے جلیل القدر صحابی کی سفارش رد نہ کرسکتے تھے انہوں نے فوراً مختار کو رہا کر دیا۔

(۴)

مختار آزاد ہو کر پھر اپنی تحریک کی تنظیم میں ہمہ تن مشغول ہو گیا۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عین الوردہ کی جنگ میں جو توابین بچ گئے تھے وہ بھی مختار کی تحریک میں شامل ہو گئے اور روز بروز اس کی طاقت بڑھتی گئی۔ اسی اثنا میں عبداللہ بن زبیرؓ نے یزید خطمی کو کوفہ کی امارت سے معزول کر دیا اور اس کی جگہ عبداللہ بن مطیع کو کوفہ کا امیر بنا کر بھیجا۔ عبداللہ بن مطیع نے کوفہ پہنچ کر حالات کا جائزہ لیا تو انھیں معلوم ہو گیا کہ مختار کی تحریک ابنِ زبیرؓ کی خلافت کے لئے ایک عظیم خطرہ بن چکی ہے۔ چنانچہ انھوں نے اس تحریک کو دبانے کی کوشش کی۔ ادھر مختار بھی چوکنا تھا، اس نے اپنے حامیوں کا ایک خفیہ جلسہ بلایا اور انھیں حکومت کے خلاف خروج کی ترغیب دی۔ مختار کے بہت سے حامی خروج سے پہلے یہ تحقیق کرنا چاہتے تھے کہ ان کو واقعی محمد بن حنفیہؓ کی حمایت حاصل ہے یا نہیں۔ چنانچہ انھوں نے ایک طرف تو مختار کو چند دن توقف کرنے کی تلقین کی اور دوسری طرف ایک وفد محمد بن حنفیہؓ کی خدمت میں مدینہ منورہ بھیجا تاکہ ان سے اس تحریک کا ردِعمل معلوم کیا جائے۔ محمد بن حنفیہؓ نے جواب دیا کہ ہم اہلِ بیت صابر و شاکر بیٹھے ہیں لیکن اللہ نے جس بندے کے ذریعے چاہا، ہماری مدد کی۔ جو شخص اہلِ بیت کے خون کا انتقام لینا چاہتا ہے، میری دعائیں اس کے ساتھ ہیں۔ خدا ہمارے دشمنوں کو ان کے مظالم کی سزا دے خواہ کسی شخص کے ذریعہ سے دے۔

محمد بن حنفیہؓ کے جواب سے مختار کی تحریک کو بڑی تقویت پہنچی۔ وفد نے واپس آکر اہلِ کوفہ کو محمد بن حنفیہؓ کا بیان سنایا تو سب لوگ مختار کی بیعت پر آمادہ ہو گئے۔ کوفہ کے نامور اور بااثر رئیس ابراہیم بن مالک اشتر اہلِ

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیت کے زبردست حامی اور محب تھے لیکن وہ ابھی تک مختار کی تحریک میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ مختار نے ابراہیم کی حمایت حاصل کرنے کے لئے ان کے سامنے محمد بن حنفیہ رضؓ کا ایک خط پیش کیا جس کا مضمون یہ تھا:

"محمد مہدی کی طرف سے ابراہیم بن مالک اشتر کے نام

اما بعد میں نے مختار کو اپنا وزیر اور معتمد بنا لیا ہے اور اسے حکم دیا ہے کہ اہلِ بیت کے دشمنوں سے جنگ کرے اور ان سے شہدائے کربلا کا انتقام لے۔ تم بھی اس کام میں اس کی مدد کرو۔ کوفہ سے شام تک جو علاقہ تمہاری مدد سے فتح ہو گا، تم اس کے امیر بنائے جاؤ گے۔"

اکثر تاریخوں میں ہے کہ یہ خط جعلی تھا۔ محمد بن حنفیہ رضؓ نے کبھی مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا اس لئے ابراہیم کو بھی اس کے صحیح ماننے میں تامّل تھا لیکن مختار کے بعض ساتھیوں نے شہادت دی کہ یہ خط محمد بن حنفیہ رضؓ نے ان کے سامنے لکھا ہے۔ ابراہیم کو اب اس کی صداقت پر یقین آ گیا۔ اس وقت مختار اپنے پندرہ ساتھیوں کے ہمراہ ابراہیم کے مکان پر آیا ہوا تھا۔ ابراہیم فوراً مصلّے سے اُٹھے اور مختار کو اپنی جگہ بٹھا کر اس کی بیعت کر لی۔ یہ واقعہ ۱۴ ربیع الاوّل ۶۶ھ کے دن پیش آیا۔ اُس دن مختار کی تحریک اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ گئی۔ ابراہیم معمولی آدمی نہیں تھے۔ سارا کوفہ بلکہ عراق ان کی شجاعت کا لوہا مانتا تھا۔ نہایت قوی ہیکل، شہ زور اور بارعب آدمی تھے۔ سینکڑوں لوگ ان کے زیرِ اثر تھے۔ اُن کی حمایت حاصل کر کے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مختار کو حکومت کا مطلق خوف نہ رہا اور اس نے اگلے دن یعنی ۱۴ ربیع الاوّل کی رات کو خروج کرنے کا ارادہ کر لیا اور اپنے تمام حامیوں کو ہدایت کی کہ وہ معیّنہ وقت پر مسلّح ہو کر اُس کے مکان پر آجائیں ۔

(۵)

اُدھر امیر کوفہ عبداللہ بن مطیع کو بھی مختار کے ارادوں کی خبر ہو گئی ۔ انھوں نے کوفہ کے پولیس افسر ایاس بن مضارب (یا نضار) کو حکم دیا کہ کوفہ کے سب محلوں کی ناکہ بندی کر دی جائے ۔ ایاس نے ہر محلہ میں پانچ سو آدمیوں کا دستہ مقرر کر دیا ۔ ابراہیم بن مالک اشتر بڑے جنگجو اور نڈر آدمی تھے ۔ انھوں نے ناکہ بندی کی مطلق پروا نہ کی اور سو مسلّح آدمیوں کے ہمراہ معیّنہ وقت پر مختار کے مکان کی جانب روانہ ہوئے ۔ راستے میں ان کی مڈبھیڑ ایاس کے دستہ سے ہو گئی ۔ ایاس نے ابراہیم کو امیرِ کوفہ کے پاس چلنے کے لئے کہا ۔ ابراہیم نے اسے راستے سے ہٹ جانے کے لئے کہا ۔ حتیٰ کہ فریقین میں لڑائی تک نوبت پہنچ گئی ابراہیم کی قوت اور مہارتِ جنگ کے سامنے ایاس کی کچھ حیثیت نہ تھی ۔ وہ ان کے ہاتھ سے مارا گیا ۔ اس کے دستہ نے مزاحمت جاری رکھی لیکن ابراہیم اور ان کے ساتھی سرکاری فوج کا گھیرا توڑ کر مختار کے مکان تک جا پہنچے ۔ وہاں پہلے ہی ہزاروں آدمی جمع ہو چکے تھے ۔ ادھر ہر محلّے کی فوج بھی اُسی طرف آ گئی اور مختار اور اس کے ساتھیوں سے جنگ شروع کر دی ۔ امیر کوفہ عبداللہ بن مطیع بھی تازہ دم فوج لے کر آ گئے ۔ اب مختار اور سرکاری فوجوں میں گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی ۔ کبھی ابراہیم و مختار سرکاری فوجوں کو پیچھے دھکیل دیتے اور کبھی

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سرکاری فوجیں انھیں کوفہ سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیتیں۔ جُوں جُوں وقت گزرتا جاتا تھا۔ ابراہیم اور مختار کی طاقت بڑھتی جاتی تھی کیونکہ اطراف واکناف سے ان کے حامی دھڑا دھڑ پہنچ رہے تھے۔ بالآخر سرکاری فوجوں نے شکست کھائی اور عبداللہ بن مطیع دارالامارۃ میں محصور ہو گئے۔ تین دن کے محاصرہ کے بعد عبداللہ بن مطیع نے ہتھیار ڈال دیئے اور امان طلب کی۔ مختار عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آیا اور ان کی جان بخشی کی۔ عبداللہ بن مطیع کو ایک لاکھ درہم دیئے اور کہا کہ تین دن کے اندر اندر اپنا مال و اسباب لے کر جہاں جی چاہے چلے جاؤ۔

عبداللہ شرم کی وجہ سے ابنِ زبیرؓ کے پاس جانے کی بجائے بصرہ چلے گئے۔ عبداللہ کے جانے کے بعد کوفہ پر مختار کا پُورا تسلط ہو گیا۔

اب اس نے جامع کوفہ میں تمام اہلِ کوفہ کو جمع کیا اور ایک ولولہ انگیز خطبہ دیا۔ پھر اس نے لوگوں کو محمد بن حنفیہؒ کی امامت تسلیم کرنے کی ترغیب دی چنانچہ اہلِ کوفہ نے کتاب وسنت کی پیروی اور اہلِ بیت کی محبت اور حمایت کے اقرار پر مختار کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اب مختار نے عراق کے دوسرے شہروں میں بھی اپنے عامل روانہ کئے۔ بصرہ کے سوا ہر شہر نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ گویا بصرہ کے علاوہ سارا عراق مختار کے قبضے میں آ گیا۔ اب مختار کا آفتابِ اقبال نصف النہار پر پہنچ گیا تھا۔ بصرہ میں جو واقعات پیش آئے ان کا ذکر آگے آئے گا۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بائیسواں باب

صاعقۂ انتقام کی کڑک

دیدی کہ خونِ ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نہ داد کہ شب را سحر کند

کوفہ پر مختار کا مکمل قبضہ ہو جانے کے بعد شہدائے کربلا کے انتقام کا راستہ صاف ہو گیا تھا لیکن مختار نہایت ہوش مند اور دور اندیش آدمی تھا۔ اس نے اس معاملہ میں عجلت نہیں کی بلکہ سب سے پہلے وہ اس دشمن کی طرف متوجہ ہوا جو اس کے قبضہ و اختیار سے باہر تھا۔ یہ تھا عبیداللہ بن زیاد سانحۂ کربلا کا سب سے بڑا مجرم۔ وہ عبدالملک بن مروان کی طرف سے موصل کا حاکم تھا۔ مختار نے ایک طرف تو عبداللہ بن زبیرؓ کی خدمت میں ایک خط بھیجا جس میں لکھا کہ عبداللہ بن مطیع نااہل تھا، میں نے اسے کوفہ سے نکال دیا ہے۔ مجھ کو آپ کی خلافت دل وجان سے منظور ہے۔ آپ کوفہ کی امارت کا پروانہ میرے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نام لکھ دیجئے۔ دوسری طرف اس نے یزید بن انس کو تین ہزار سوار دے کر موصل پر حملہ کا حکم دیا۔ یزید موصل کی طرف بڑھا اور بابل کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ ابن زیاد نے ربیعہ بن مختار غنوی کو یزید بن انس کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ ۹ ذی الحجہ ۶۶ھ کو دونوں لشکروں میں ٹکر ہوئی۔ شامی لشکر کو بُری طرح شکست کھانی پڑی۔ ربیعہ میدانِ جنگ میں کام آیا۔ اسی اثناء میں ابنِ زیاد نے ایک امدادی لشکر عبد اللہ بن خشعمی کی قیادت میں بھیج دیا۔ یہ تین ہزار جنگجوؤں پر مشتمل تھا۔ کوفیوں نے اس لشکر کو بھی شکستِ فاش دی۔ اتفاق سے اسی دن کوفیوں کا سردار یزید بن انس بھی فوت ہوگیا۔ وہ علالت کی حالت ہی میں کوفہ سے آیا تھا۔ مرنے سے پہلے اس نے اپنی فوج کی فتح دیکھ لی اور ہزاروں شامیوں کو قتل ہوتے دیکھ لیا۔ مرتے وقت اس نے ورقا بن عازب کو اپنی جگہ امیر لشکر مقرر کیا۔ ادھر ابنِ زیاد نے اپنی فوجوں کی شکست کی خبر سُنی تو خود ایک لشکرِ جرار کے ہمراہ بابل کی طرف بڑھا۔ ورقا ابنِ زیاد کی آمد کی خبر سن کر اپنے لشکر کے ہمراہ پیچھے ہٹ آیا۔ کیونکہ اس کی فوج ابنِ زیاد کے مقابلہ پر ناکافی تھی۔ مختار نے کوفہ سے ابراہیم بن مالک اشتر کو سات ہزار فوج دے کر ورقا کی مدد کے لئے بھیجا اور ساتھ ہی حکم بھیجا کہ ورقا اب ابراہیم کے ماتحت ہوگا۔

(۲)

ابراہیم بن مالک اشتر مختار کے دست و بازو تھے۔ ان کے کوفہ سے نکلنے کے بعد غیر شیعی قبائل نے شیث بن ربعی کی زیرِ قیادت مختار کے خلاف بغاوت کر دی۔ ان کو یہ شکایت تھی کہ مختار عجمیوں کی قدر دانی کرتا ہے،

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ہمارے حقوق غصب کرتا ہے۔ ہزارہا لوگوں نے قصرالامارۃ کو گھیر لیا۔ مختار نے انھیں بہتیرا سمجھایا کہ اس وقت بنی امیہ سے مقابلہ درپیش ہے، فتنہ وفساد برپا نہ کرو۔ لیکن وہ لوگ اس کی معزولی پر اصرار کرتے رہے۔ اب مختار اپنے آدمیوں کے ہمراہ قصرالامارۃ میں جم کر بیٹھ گیا اور ابراہیم بن مالک کو ایک تیز رفتار قاصد کے ذریعے کوفہ کے حالات کی خبر پہنچائی۔ ابراہیم تیسرے دن اپنی فوج کے ہمراہ کوفہ واپس آگئے۔ اب مختار بھی قصرالامارۃ سے باہر آگیا۔ فریقین میں خون ریز لڑائی ہوئی جس میں مختار کا پلہ بھاری رہا۔ اس کے مخالفین بھاگ کر بصرہ چلے گئے۔ جہاں ابنِ زبیرؓ کی حکومت تھی۔ اس لڑائی کو جنگِ سبیع کے نام سے پکارا جاتا ہے اور یہ ذی الحجہ ۶۶ھ ہجری میں ہوئی۔ اس لڑائی کے بعد مختار نے شہدائے کربلا کے انتقام کو مزید التواء میں رکھنا مناسب نہ سمجھا اور قاتلینِ حسینؓ کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لئے اپنی شمشیر بے نیام کر لی۔[1]

---

[1] جنگ کے متعلق مؤرخین میں بہت اختلاف ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ یہ جنگ اس وقت پیش آئی جب مختار تمام قاتلینِ حسینؓ کو بشمولیت ابنِ زیاد کیفرِ کردار تک پہنچا چکا تھا۔ دوسرے لکھتے ہیں کہ یہ بغاوت انتقامی کارروائی سے پہلے ہوئی۔ اس کے فرو کرنے کے بعد مختار نے پہلے تو ان لوگوں کو ہلاک کیا جو کوفہ میں موجود تھے اور قتلِ حسینؓ کے ساتھ ان کا کسی نہ کسی رنگ میں تعلق تھا۔ پھر اس نے ابراہیم کو ابنِ زیاد کی سرکوبی کے لئے پوری تیاری کے ساتھ بھیجا کیونکہ اب کوفہ میں کسی قسم کا خطرہ باقی نہ رہا تھا۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۳)

مختار نے سب سے پہلے ان آدمیوں کی فہرستیں مرتب کرائیں جو ابنِ زیاد کے لشکر میں شریک تھے اور میدانِ کربلا میں امام حسین رضؓ اور ان کے رفقاؑ کے خلاف کسی قسم کا حصّہ لیا تھا۔ پھر اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ ان خبیثوں کو گرفتار کر کے میرے سامنے پیش کرو۔ اب کیا تھا کُوفہ کے گلی کوچے "قصاصِ حسین رضؓ"، "قصاصِ حسین رضؓ" کی صداؤں سے گونجنے لگے۔ گروہ کے گروہ زنجیروں میں جکڑے ہُوئے مختار کے سامنے آتے اور وہ انھیں گوناگوں عذاب دے کر قتل کراتا۔ شمر ذی الجوشن کو بھوکا پیاسا رکھ کر اور عذاب دے کر قتل کرایا۔ حرملہ بن کاہل کو جس نے علی اصغر رضؓ کی گردن پر تیر چلایا تھا، زنجیروں سے باندھ کر کھڑا کیا گیا اور اس کی گردن پر ہزاروں تیروں کی بارش کر دی گئی۔ خولی بن یزید کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر اسے آگ کے الاؤ میں زندہ جھونک دیا گیا۔ زیادہ بن مالک، عبداللہ بن اسید، عبداللہ بن قیس، مالک بن النسیر، عمران بن خالد، عبداللہ بن وہب، عثمان بن خالد وغیرہ بیسیوں مجرموں کو جنھوں نے قتلِ حسین رضؓ میں سرگرمی سے حصّہ لیا تھا، بُری طرح سے ہلاک کیا گیا۔ عمرو بن سعد کو پہلے تو مختار نے امان دے دی تھی لیکن پھر کچھ سوچ کر اُسے بلوا بھیجا اور تلوار کے ایک وار سے یہ کہتے ہوئے اس کی گردن اڑا دی: "کاش تم میدانِ کربلا میں یزیدی فوجوں کے سپہ سالار نہ ہوتے"۔ عمرو بن سعد کا لڑکا حفص بن عمرو مختار کا مصاحب تھا۔ مختار نے عمرو کے سر کی طرف اشارہ کر کے اس سے پُوچھا: "پہچانتے ہو یہ کس کا سر ہے؟"

حفص نے کہا: "ہاں پہچانتا ہوں۔ لیکن اب ان کے بعد زندگی کا لطف

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جاتا رہا؟"

مختار نے کہا: "اچھا تو تو بھی اپنے باپ کے پاس پہنچ جا" یہ کہہ کر اُس کو بھی قتل کرا دیا۔

غرض کئی دن تک قتل و گرفتاری کا سلسلہ جاری رہا۔ کوفہ کے گلی کوچوں میں خون کی ندیاں بہہ گئیں۔ ایک متنفس بھی ایسا نہ بچا جس نے میدانِ کربلا میں امام حسین رضؓ کے خلاف حصّہ لیا تھا۔ البتہ چند آدمی رُوپوش ہو کر بصرہ یا موصل کی طرف بھاگ گئے۔ اب ابنِ زیاد کی باری تھی۔ جب تک وہ کیفرِ کردار کو نہ پہنچتا، قصاصِ حسین رضؓ تشنۂ تکمیل رہتا تھا۔ اس وقت ابنِ زیاد موصل پر حکومت کر رہا تھا۔ اب وقت آگیا تھا کہ مختار کا دستِ انتقام اس کی طرف بڑھے۔

(۴)

مختار ایک طرف تو شہدائے کربلا کے منتقم کی حیثیت میں نمودار ہوا تھا۔ دوسری طرف وہ لوگوں پر اپنی روحانی دھاک بھی بٹھا رہا تھا۔ اپنے آپ کو صاحبِ کشف کہتا۔ یہاں تک کہ اپنے آپ کو حاملِ وحی کہنے لگا۔ اس نے کہیں سے ایک کرُسی حاصل کر لی اور اعلان کیا کہ یہ شیرِ خدا حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ کی کرُسی ہے۔ اس پر بیٹھ کر وہ احکام جاری کیا کرتے تھے۔ یہ کرسی ہمارے لئے باعثِ تکریم ہے اور اس کی برکت سے ہم ہر جگہ فتحیاب ہوں گے۔ پھر اس نے ایک خوبصورت تابوت تیار کرایا اور اس میں یہ کرسی رکھی۔ اس تابوت کو جامع کوفہ میں رکھا دیا گیا۔ جو شخص مسجد میں آتا اُس کا فرض

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ نماز کے بعد اس تابوت کو بوسہ دے۔ غرض اس کرسی کی عظمت کا خوب چرچا کیا گیا اور مختار کے پیرو اُسے فی الواقع باعثِ خیر و برکت سمجھنے لگے۔

کوفہ میں قاتلینِ حسینؓ کو ٹھکانے لگانے کے بعد ۲۲ ذی الحجہ ۶۶ھ ہجری کو مختار نے ابراہیم بن مالک اشتر کو ابنِ زیاد کے قلع قمع کے لئے موصل کی طرف روانہ کیا۔ اس نے اپنے تمام چیدہ بہادر ابراہیم کے ساتھ کر دیئے اور ساتھ ہی کرسی والا تابوت بھی بھیجا تاکہ کوفی لشکر اس تابوت کی موجودگی میں جان توڑ کر لڑے۔[1] کوفی لشکر نہایت تیزی سے موصل کی طرف روانہ ہوا۔ صوبۂ جزیرہ میں اربل اور موصل کے درمیان خازر ایک نہر تھی۔ دونوں لشکر اس کے کنارے ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔ بڑی ہولناک لڑائی ہوئی۔ شامی لشکر اگرچہ تعداد میں بہت زیادہ تھا لیکن ابراہیم نے اس لشکر کے ٹکڑے اڑا ڈالے۔ حصین بن نمیر اور ابنِ زیاد دونوں بُری طرح مارے گئے۔ حصین، شریک بن جدیر تغلبی کے ہاتھ سے اور ابنِ زیاد ابراہیم کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ ابراہیم کے ایک بھرپور وار نے ابنِ زیاد کے جسم کے دو ٹکڑے کر ڈالے۔ شامی اپنے سردار کے قتل ہو جانے پر بدحواس ہو کر بھاگے اور ان کی بہت بڑی تعداد نہر خازر میں ڈوب کر ہلاک ہو گئی۔

---

[1] ابراہیم کو روانہ کرتے وقت مختار نے انھیں یہ ہدایات دیں:

(۱) اپنے ہر ظاہر اور پوشیدہ کام میں خدا سے ڈرتے رہو۔

(۲) بہت تیز تیز جاؤ تاکہ کوفہ کی حدود سے بہت دُور دشمن کا مقابلہ ہو۔

(۳) جب دشمن کے پاس پہنچو تو بلا تاخیر دن رات دیکھے بغیر اُس پر حملہ کر دو۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابنِ زیاد ہر وقت مشک میں بسا رہتا تھا۔ لاشوں کے ڈھیر سے اس کے جسم کے ٹکڑے مشک کی خوشبو کی وجہ سے پہچانے گئے۔ ابراہیم نے اس کا سر کاٹ لیا اور جسم کو جلا دیا۔

ابنِ زیاد کا سر فتح کی خوش خبری کے ساتھ مختار کو بھیجا گیا۔ جب یہ سر اس کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ بے اختیار سجدۂ شکر میں گر پڑا اور پھر اپنے ساتھیوں سے کہا:

"آج اللہ نے ہمارے کلیجے ٹھنڈے کر دیئے۔ شہدائے کربلا کے تمام چھوٹے بڑے قاتل جہنّم واصل ہو گئے۔ اللہ نے ان کو عبرت ناک سزا دی۔"

اس کے بعد اس نے ابنِ زیاد کا سر امام محمد بن حنفیہ رضؓ اور امام زین العابدین رضؓ کی خدمت میں روانہ کیا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ عمرو بن سعد اور شمر وغیرہ کے سر بھی ائمہ موصوف کے پاس بھیجے گئے تھے۔ یہ مختار کا ایک عظیم کارنامہ تھا۔ ان دونوں بزرگوں کو مختار کے عقائد سے تو کوئی تعلق نہ تھا البتہ اس کی کارگزاری سے وہ متاثر ضرور ہوئے اور انھوں نے بے ساختہ مختار کی اس کارگزاری کو سراہا۔ یہ ایک فطری بات تھی۔ جن بے دردوں نے خاندانِ رسالت کو نہایت بے حیائی اور سفّاکی سے تاراج کیا تھا ان کو کیفرِ کردار تک پہنچتے دیکھ کر ہر محبِ اہلِ بیت کو خوشی ہوئی اور یہ دونوں بزرگ تو شہدائے کربلا کا خون اور گوشت تھے۔ جہاں تک مختار کے عقائد اور دعاوی کا تعلق تھا، امام زین العابدینؒ نے علانیہ ان سے برأت

marfat.com
"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا اظہار کیا اور مختار کو کذّاب کہا۔ محمد بن حنفیہ رضہ مصلحتاً خاموش رہے لیکن ان کی زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب تھی۔ انھوں نے عملاً یا قولاً کبھی مختار کے عقیدے کی تائید نہ کی۔

شہدائے کربلا کے جو قاتل کسی طرح مختار کی شمشیرِ انتقام سے بچ نکلے۔ اللہ تعالےٰ نے انھیں دوسرے عذابوں میں مبتلا کر دیا۔ کوئی اندھا ہو گیا کوئی کوڑھی ہو گیا۔ بعض کے بدن میں پیپ پڑ گئی اور ان کا جسم متعفن ہو گیا۔ بعض کے بدن میں کیڑے پڑ گئے۔ غرض اللہ تعالےٰ کے منتقم ہاتھ نے سب اشقیا کو طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کر کے ہلاک کر دیا۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیئسواں باب

ابنِ زبیرؓ اور محمدؒ بن حنفیہؒ

(۱)

کوفہ پر مختار کا قبضہ عبداللہ بن زبیرؓ کے خلاف کھلی بغاوت تھی۔ لیکن مختار نے سیاسی حیلہ سازی سے کام لیا۔ ایک طرف تو اس نے ابنِ زبیرؓ کو ایک خط لکھا جس میں ان سے استدعا کی کہ مجھے آپ کی خلافت دِل وجان سے منظور ہے۔ آپ کوفہ کی امارت پر میرے باقاعدہ تقرر کے احکام جاری کر دیں۔ دوسری طرف اُس نے اپنی عسکری سرگرمیاں تیز کر دیں۔ ایک فوج اس نے یزید بن انس کی سرکردگی میں موصل کی طرف روانہ کی۔ اس کا حال پیچھے بیان کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ اُس نے شراجیل بن درس کو چار ہزار کی جمعیت کے ساتھ دومۃ الجندل بھیجا۔ وہاں عبیداللہ بن زیاد کا بھائی عباد بن زیاد حکومت کر رہا تھا۔ اس نے شراجیل کو پیغام بھیجا کہ مَیں مسلمانوں کی باہمی جنگوں سے کنارہ کش ہو گیا ہوں اور اپنے دین کی سلامتی کے لئے یہاں سب سے الگ تھلگ

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقیم ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ تم مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ شراحبیل نے عباد کا پیغام مسترد کر دیا اور اس سے جنگ چھیڑ دی۔ عباد اور اس کے ساتھی نہایت بہادری سے لڑے اور شراحیل کو شکست دی۔ اس کے ایک ہزار آدمی لڑائی میں کام آئے اور وہ بڑی تیزی سے کوفہ کی طرف پسپا ہوا۔ راستے میں اردگرد کے بدو اس کی فوج پر ٹوٹ پڑے اور اس کے سینکڑوں آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مختار کے دو ہزار منتخب سوار اس مہم میں ضائع ہو گئے اور وہ بہت محتاط ہو گیا۔

(۲)

ادھر ابنِ زبیرؓ کو مختار کا خط ملا تو انھوں نے مختار کا امتحان لینے کی غرض سے عمر بن عبدالرحمٰن کو کوفہ کی گورنری کا پروانہ دے کر کوفہ کی طرف روانہ کیا۔ مختار کو ابنِ زبیرؓ کی کارروائی کا حال معلوم ہوا تو اس نے زائدہ بن قدامہ کو پانچ سو سوار اور ستر ہزار درہم دے کر کوفہ سے روانہ کیا کہ عمر کو راستے میں ملے اور اسے یہ رقم دے کر واپس جانے کی ترغیب دے۔ اگر وہ واپس ہونے سے انکار کرے تو اسے گرفتار کر لے۔

زائدہ بن قدامہ مختار کی ہدایت کے مطابق عمر بن عبدالرحمٰن کو راستے میں ملا اور اسے واپس جانے کی ترغیب دی۔ عمر نے پہلے تو انکار کیا پھر مصلحت اسی میں پائی کہ ستر ہزار درہم لے کر کوفہ کا عزم ترک کر دے۔ چنانچہ وہ یہ رقم زائدہ سے لے کر بصرہ چلا گیا۔ اس واقعہ کے چند دن بعد عبدالملک بن مروان نے عبدالملک بن حرث کو ایک فوج دے کر وادی القریٰ کی طرف روانہ کیا۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مختار نے اس موقع کو غنیمت جانا اور ابنِ زبیرؓ کو ایک خط بھیجا۔ کہ عبدالملک بن مروان نے آپ پر لشکر کشی کر دی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی مدد کے لئے فوج بھیجوں۔ ابنِ زبیرؓ نے مختار کو جواب بھیجا کہ اگر تم واقعی میرے فرمان بردار ہو تو فوراً ایک فوج عبدالملک بن حرث کے مقابلے پر بھیجو۔ مختار نے اس موقع پر ایک جنگی چال چلی۔ اس نے شراحبیل بن ورس کو تین ہزار سوار دے کر حکم دیا کہ فوراً جا کر مدینہ میں مقیم ہو جاؤ۔ اس کا بظاہر تو یہ مقصد تھا کہ عبدالملک کی فوجوں کا مقابلہ کیا جائے اور مدینہ کی حفاظت کی جائے۔ لیکن مختار اصل میں یہ چاہتا تھا کہ اس بہانے سے مدینہ پر قبضہ کر لیا جائے اور محمد بن حنفیہؓ کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ اُدھر ابنِ زبیرؓ بھی کچی گولیاں نہیں کھیلے ہوئے تھے۔ انھوں نے عباس بن سہل کو دو ہزار آدمی دے کر حکم دیا کہ مختار کے لشکر کو راستے میں ملو۔ اگر وہ تمھاری اطاعت کرے تو بہتر ورنہ اسے بزور واپس کر دو۔ عباس اور شرحبیل کی ملاقات رقیم کے مقام پر ہوئی۔ عباس نے شراحبیل سے کہا کہ تم لوگ ہمارے ساتھ وادی القریٰ کی طرف چلو تاکہ اموی لشکر کا مقابلہ کیا جائے، شراحبیل نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ ہمیں مدینہ جانے کا حکم ہے۔ عباس نے شراحبیل کے تیور پہچان لئے اور فوراً اس کے آدمیوں پر حملہ کر دیا۔ شراحبیل کے ستّر آدمی مارے گئے اور وہ خود بھی مقتول ہوا اس کا باقی لشکر کوفہ لوٹ گیا "

مختار نے اس واقعہ کی اطلاع محمد بن حنفیہؓ کو دی اور ساتھ ہی لکھا

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ اپنا ایک خاص آدمی میرے پاس بھیج دیں میں اس کے ہمراہ زبردست فوج بھیجوں گا جو ابنِ زبیرؓ سے بخوبی نپٹ لے گی۔ محمد بن حنفیہؒ نے بعض مصلحتوں کے پیشِ نظر مختار کا مشورہ قبول نہ کیا۔

(۳)

ابنِ زبیرؓ اپنی خلافت کی ابتدا ہی سے محمد بن حنفیہؒ سے اپنی بیعت کے لئے اصرار کر رہے تھے لیکن محمد بن حنفیہؒ نہیں مانتے تھے۔ جب کوفہ پر مختار کا قبضہ ہوگیا اور ابنِ زبیرؓ کو معلوم ہوا کہ محمد بن حنفیہؒ اس کی سرپرستی کر رہے ہیں تو وہ محمد بن حنفیہؒ سے کھٹک گئے۔ مختار کی سرپرستی کا مطلب یہ تھا کہ محمد بن حنفیہؒ ابنِ زبیرؓ کے خلاف بغاوت کو ہوا دے رہے ہیں عبداللہ بن عباسؓ بھی محمد بن حنفیہؒ کے ہمنوا تھے۔ ابنِ زبیرؓ نے اب ان دونوں سے بیعت کا مطالبہ شدید کر دیا۔ جب وہ نہ مانے تو انھیں ان کے اہلِ خاندان کے ساتھ مکہ کی ایک گھاٹی میں نظر بند کر دیا۔ بعض روایتوں میں ہے، کہ ابنِ زبیرؓ نے ابنِ حنفیہؒ کو چاہِ زم زم کی چہار دیواری میں قید کر دیا اور اس کے گرد لکڑیوں کا انبار لگوا کر دھمکی دی کہ اگر معینہ مدت کے اندر بیعت نہ کرو گے تو جلا دیئے جاؤ گے۔ لیکن یہ روایتیں صحیح معلوم نہیں ہوتیں کیونکہ بعض دوسری روایتوں میں ہے کہ محمد بن حنفیہؒ معمولی طور پر نظر بند کئے گئے تھے اور وہ ہر وقت مکہ سے باہر جانے کی قدرت رکھتے تھے چنانچہ ایک دفعہ انھوں نے کوفہ چلے جانے کا ارادہ کیا اور مختار کو اپنے ارادہ سے مطلع کیا۔ مختار کو یہ پسند نہیں تھا کہ ابنِ حنفیہؒ کوفہ آجائیں۔ اس نے

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حکمتِ عملی سے کام لیا اور لوگوں میں مشہور کر دیا کہ مہدی کی ایک نشانی یہ ہے کہ بھرے بازار میں ایک شخص ان پر وار کرے گا لیکن ان کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ ابنِ حنفیہ رضؓ کو ان باتوں کی خبر ہوئی تو انھوں نے کوفہ جانے کا ارادہ ترک کر دیا البتہ مختار کو اپنی نظربندی کے حالات ابوالطفیل عامر بن واثلہ کی زبانی کہلا بھیجے۔ مختار نے ابوعبداللہ دجلی کو پانچ سو اور بعض روایتوں کے مطابق چار ہزار آہن پوش سوار دیکر مکہ بھیجا کہ ابنِ حنفیہ رضؓ کو قید سے رہا کرلائے اور اگر وہ قتل کیے جا چکے ہوں تو ابنِ زبیر رضؓ کا بھی خاتمہ کر دے۔ اس لشکر کے ساتھ ہی اس نے چار لاکھ درہم کی نذر بھی محمد بن حنفیہ رضؓ کے لئے بھیجی۔ مختار کی فوج نے مکہ پہنچ کر محمد بن حنفیہ رضؓ اور ابنِ عباس رضؓ کو قید سے نجات دلائی۔ ابنِ زبیر رضؓ نے بوجوہ لڑائی سے احتراز کیا اور خانہ کعبہ (اور ایک دوسری روایت کے مطابق دارالندوہ) میں مقیم رہے۔ عراقی لشکر ان لوگوں کو قید سے نکال کر منیٰ لے آیا جہاں چند دن ٹھہرنے کے بعد یہ لوگ طائف جا کر مقیم ہو گئے۔ اس واقعہ کے بعد جب تک مختار زندہ رہا، ابنِ زبیر رضؓ نے محمد بن حنفیہ رضؓ سے کوئی تعرض نہ کیا اور ابنِ حنفیہ رضؓ نے بھی ابنِ زبیر رضؓ کے خلاف کسی ہنگامہ آرائی میں حصہ نہ لیا۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چوبیسواں باب

بصرہ میں مختار کی تحریک

(۱)

عین الوردہ کی جنگ میں جو توابین قتل ہونے سے بچ گئے ان میں مثنیٰ بن مخربہ عبدی بھی تھا۔ یہ شخص توابین کی تحریک کا ایک سرگرم رکن تھا اور سارے توابین اسے سلیمان بن صرد کا نائب تسلیم کرتے تھے۔ عین الوردہ کی جنگ کے بعد مثنیٰ بقیۃ السیف توابین کے ہمراہ کوفہ لوٹ آیا۔ اس وقت مختار گورنر کوفہ کی قید میں تھا، اور اس کی تحریک بڑی تیزی سے کوفہ میں پھیل رہی تھی۔ مثنیٰ بھی اس تحریک میں شامل ہوگیا اور قید خانے میں مختار سے مل کر اس کی بیعت کرلی۔ مختار نے قید سے نکل کر مثنیٰ کو بصرہ میں اپنی تحریک کا مبلغ اور ناظم مقرر کیا۔ مثنیٰ نے بصرہ پہنچ کر نہایت تندہی سے مختار کی تحریک کو پھیلانا شروع کیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں کافی لوگ اس کے ہم خیال ہوگئے اور مثنیٰ حکومت کے خلاف بغاوت کی تیاری کرنے لگا۔ اسی اثنا میں مختار نے کوفہ پر قبضہ کرلیا۔ مثنیٰ کا

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حوصلہ اس سے بڑھ گیا اور اس نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ ابنِ زبیر رضؓ کے گورنرِ بصرہ حارث بن عبداللہ بقباع[1] کو مثنیٰ کی سرگرمیوں کا علم ہوا تو اس نے اپنے پولیس افسر کو ایک رسالہ کے ساتھ مثنیٰ اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری پر مامور کیا۔ مثنیٰ نے جم کر مقابلہ کیا اور پولیس افسر کو شکست دے دی۔ گورنر بصرہ نے اب احنفؓ بن قیس کو مثنیٰ کی سرکوبی پہ مامور کیا۔ احنفؓ بن قیس نے قبیلہ مضر و ربیعہ کی مدد سے مثنیٰ کو شکست دے دی۔ مثنیٰ اور اس کے ساتھیوں نے قبیلہ عبدالقیس میں پناہ لی۔ اس قبیلہ کے بہت سے لوگ مختار کی تحریک کے پرجوش مؤید تھے۔

(۲)

قبیلہ عبدالقیس جس میں مثنیٰ نے پناہ لی مشہور جنگجو قبیلہ بکر بن وائل کا ایک حصہ تھا۔ عمومی حیثیت سے تو قبیلۂ بکر بن وائل کو مختار کی تحریک سے کوئی تعلق نہ تھا لیکن اس معاملہ میں ان کی قبائلی عصبیت جاگ اٹھی اور وہ اپنی پناہ میں آنے والے لوگوں کی حفاظت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس طرح حالات بڑی نازک صورت اختیار کر گئے۔ اور بصرہ میں ایک ہولناک خانہ جنگی کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔ اس وقت کوفہ کے سابق گورنر عبداللہ بن مطیع آڑے آئے۔ انھوں نے فریقین کو سمجھا بجھا کر مصالحت کرا دی اور مثنیٰ کو ترغیب دی کہ وہ بصرہ چھوڑ کر کوفہ چلا جائے۔ مثنیٰ ابھی محسوس کر چکا تھا کہ بصرہ میں اس کی قوت کم ہے۔ چنانچہ اس نے ابنِ مطیع کا مشورہ مان لیا اور کوفہ

---

[1] بعض مؤرخین نے اس کا نام حرث بن ربیعہ لکھا ہے۔

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چلا گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے مختار سے احنفؓ بن قیس کی شکایت کی اور قبیلہ بکر بن وائل کے سردار مالک بن مسمع اور اس کے حلیف قبیلہ ازد کے سردار زیاد بن عمرو کی بے حد تعریف کی کہ انھوں نے آخر دم تک اس کی حفاظت کی۔ مثنیٰ چند دن بعد کوفہ میں اپنی طبعی موت مر گیا۔ اس کی زبانی مختار کو بصرہ کے صحیح حالات معلوم ہو گئے اور اس نے بصریوں کو اپنے قابو میں لانے کیلئے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ احنف رضؓ کو اس نے ایک خط بھیجا جس میں اپنا مافی الضمیر قرآنی اسلوب میں بیان کرنے کی کوشش کی۔ اس خط کا مضمون یہ تھا:

"ربیعہ اور مضر کی ماں کا بُرا ہو اس بُرے کام کی وجہ سے جو رُونما ہُوا۔ بلاشبہ احنف رضؓ اپنی قوم کے لئے جہنّم میں گھر بنا رہا ہے لیکن وہ تقدیر کے لکھے کو نہیں مٹا سکتا اور نہ اس پیشین گوئی کو، جو صحائفِ آسمانی میں ہو چکی ہے۔ میری جان کی قسم اگر تم میرے مقابلے پر آئے اور مجھے کذّاب کہا تو اس میں کچھ تعجب نہیں۔ مجھ سے پہلے بھی بہت سے برگزیدہ لوگوں پر جھُوٹ کی تہمت دھری گئی اور مَیں اُن سے بہتر نہیں ہوُں۔"

بکر بن وائل اور ازد کے سرداروں، مالک بن مسمع اور زیاد بن عمرو کو بھی اس نے خطوط لکھے جن میں پہلے تو ان کی شجاعت اور وفاشعاری کی تعریف کی اور پھر لکھا۔ میری بات غور سے سُنو اور اطاعت کرو۔ تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو دُنیا میں جو چاہو گے، دوُں گا اور آخرت میں تمھارے لئے جنّت کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضامن ہوں گا۔"

مالک بن مسمع مختار کا خط پڑھ کر ہنس دیا اور زیاد سے کہنے لگا:

"ہمارا ثقفی بھائی (مختار) بڑا فیاض ہے۔ دنیا اور آخرت دونوں دے رہا ہے۔"

زیاد یہ سن کر تمسخر آمیز لہجے میں کہنے لگا۔ "ہم ادھار کے وعدہ پر نہیں لڑتے جو ہمیں نقد دے گا ہم اس کا ساتھ دیں گے۔"

بعد میں ازد اور بکر بن وائل نے واقعی زیاد کی بات پر عمل کیا۔ جس نے انھیں نقد دیا اسی کے جھنڈے تلے لڑے۔ یہ نقد دینے والے ابنِ زبیرؓ کے گورنرِ بصرہ مصعب بن زبیرؓ تھے۔

(۳)

بصرہ کے تشویشناک حالات کی اطلاع عبداللہ بن زبیرؓ کو پہنچی تو انھوں نے حارث بن عبداللہ بعباع کو بصرہ کی امارت سے معزول کر دیا اور اس کی جگہ اپنے چھوٹے بھائی مصعب بن زبیرؓ کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ مصعب بڑے شجاع اور زیرک آدمی تھے۔ ان کی عمر چھتیس برس کی تھی اور وہ نہایت خوبرو اور پسندیدہ اخلاق کے مالک تھے عوام کو راضی رکھنے کا ڈھنگ خوب جانتے تھے۔ حضرت سکینہؓ بنتِ امام حسینؓ ان کی زوجیت میں تھیں اور وہ عام لوگوں میں بہت عزت و احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے۔ وہ اپنے بھائی عبداللہ بن زبیرؓ سے والہانہ محبت کرتے تھے اور حقیقت میں ان کے دست و بازو تھے۔ مصعب کو بصرہ بھیجتے وقت عبداللہ بن زبیرؓ نے انھیں حکم دیا کہ تم فی الحال بصرہ کے حالات

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی اصلاح کرو۔ اور مہلّب بن ابی صفرہ کو ہمراہ لئے بغیر کوفہ پر حملہ نہ کر بیٹھنا۔
مصعب نے بصرہ پہنچ کر ابنِ زبیرؓ کی ہدایات پر پورا پورا عمل کیا اور بصرہ کے حالات کو اپنے موافق بنانے میں مصروف ہو گئے۔ انھوں نے بے مثال فیاضی سے کام لیا اور سال میں ایک وظیفہ کی بجائے دو وظیفے دینے کی رسم ڈالی اس طرح انھوں نے بصرہ کے لوگوں کے دل جیت لئے۔ بکر بن وائل اور ازد کے مخالف قبیلے بھی ان کے جاں نثار بن گئے۔ اب کوفہ پر حملہ کے لئے فضا سازگار ہو گئی تھی چنانچہ مصعب نے مہلّب بن ابی صفرہ کو پیغام بھیجا کہ اپنی فوج لے کر بصرہ پہنچو تاکہ مختار سے فیصلہ کُن جنگ لڑی جائے۔ مہلّب اس وقت ابنِ زبیرؓ کی طرف سے فارس کے گورنر تھے۔ انھوں نے فارس کی حکومت اپنے فرزند مغیرہ کے سپرد کی اور خود ایک طاقتور لشکر لے کر بصرہ پہنچے۔ فارس سے روانہ ہونے سے پہلے ان کے پاس عبداللہ بن زبیرؓ کا حکم بھی پہنچ گیا تھا کہ بصرہ جا کر مصعب سے ملو اور کوفہ پر حملہ کرو۔ مصعب اور مہلّب نے اب بڑی تیزی سے کوفہ پر حملہ کی تیاری شروع کر دی۔

marfat.com
"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پچیسواں باب

مختار کا خاتمہ

(۱)

مختار کو جب مصعب بن زبیرؓ کی جنگی تیاریوں کا علم ہُوا تو اس نے بھی زور شور سے مقابلہ کی تیاری شروع کر دی۔ اُدھر بصرہ میں اپنی تیاریاں مکمل کر کے مصعب ایک جرار لشکر کے ہمراہ کوفہ کی طرف بڑھے۔ انہوں نے اپنے لشکر کو اس طرح مرتّب کیا کہ عباد بن حصین خطمی تمیمی مقدمۃ الجیش کا افسر تھا۔ میسرہ کی کمان مُہلّب بن ابی صفرہ کے ہاتھ میں تھی۔ میمنہ کی قیادت عمر بن عبیداللہ بن معمر کر رہے تھے۔ اور قلبِ لشکر کی کمان مصعب بن زبیرؓ کے اپنے ہاتھ میں تھی۔

مختار نے جنگی مصلحت کے پیشِ نظر خود کوفہ ہی میں رہنا مناسب سمجھا اور احمد بن سلیط کو ساٹھ ہزار جنگجو دے کر مصعب کے مقابلے پر روانہ کیا۔ مختار کے دست و بازو ابراہیم بن مالک اشتران دنوں اس کی طرف

marfat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"